وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ

اور مجھے کیا (خبط) ہوا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اسکی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب کے سب (آخر)

تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ

اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے کیا میں اسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنالوں اگر خدا مجھے کوئی تکلیف

الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا

پہنچانا چاہے تو نہ انکی سفارش ہی میرے کچھ کام آئے گی اور نہ یہ لوگ مجھے (اس مصیبت

يُنقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ إِنِّي

سے) چھڑا ہی سکیں گے (اگر ایسا کروں) تو اس وقت میں یقینی صریح گمراہی میں ہوں میں تو تمہارے پروردگار پر

آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ

ایمان لا چکا تو میری بات سنو اور (ہاں) مگر ان لوگوں نے اسے سنگسار کر ڈالا، تب (اسے خدا کا) حکم ہوا کہ

قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَ

بہشت میں جا (اسوقت بھی اسکو قوم کا خیال آیا تو کہا) میرے پروردگار نے جو مجھے بخشدیا اور مجھے بزرگ لوگوں

جَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ

شامل کر دیا کاش اس کو میری قوم (کے لوگ) جان لیتے (اور ایمان لاتے) اور ہمنے اسکے (مرنے کے) بعد اسکی

مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿٢٨﴾

قوم پر (انکی تباہی کے لئے) نہ تو آسمان سے کوئی لشکر اتارا اور نہ ہم کبھی (اتنی سی بات کے) واسطے لشکر اتارنیوالے

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿٢٩﴾

تھے وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (جو کر دی گئی بس) پھر تو وہ فوراً (چراغ سحری کی طرح) بجھ کے رہ گئے

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا

ہائے افسوس بندوں کے حال پر کہ کبھی انکے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر ان لوگوں نے اسکے ساتھ

بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ

مسخرا پن ضرور کیا۔ کیا ان لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ ہمنے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر ڈالا

الجزء ۲۳

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حالات دریافت کر کے پہلے ایک شخص کو بھیجا جس کے آنکھوں کے نشان بھی تھے حضرت شمعون کی فرمائش سے اُن دونوں نے دُعا کی تو شگاف ہو گیا پھر دو ڈھیلے مٹی کے رکھ دیئے تو آنکھیں ہو گئیں تب حضرت شمعون نے پوچھا کہ تمہارے خدا میں اور کیا قدرت ہے وہ بولے مُردے کو زندہ کر سکتا ہے شمعون نے کہا بھلا بادشاہ کے بیٹے کو جسے مرے ہوئے عرصہ ہوا زندہ کر سکتے ہو انھوں نے کہا ہاں غرض وہ دونوں اُس کی قبر پر گئے اور دُعا کی وہ زندہ ہو گیا اور اُس نے خود یہ بیان کیا کہ فلاں فلاں صورت کے لوگوں کی دُعا سے میں زندہ ہوا ہوں پھر اُسنے ان دونوں کو پہچان بھی لیا اُس وقت وہ دونوں بہت معزز ہوں سے دیکھے جانے لگے اور بڑھاتے بادشاہ بھی ایمان لے آیا مگر اور لوگوں نے انکی ہدایت پر عمل نہ کیا اور اپنے کفر پر اڑے رہے یہاں تک کہ تھوڑے دنوں کے بعد لوگوں نے ان حضرات کو ستانا شروع کیا تو حبیب نجار نے آکر سفارش کی اور محض اس سفارش پر لوگوں نے اُس بیچارے کو اتنا مارا کہ وہ بیچارہ راہی جنت ہوا۔ (حاشیہ صفحہ ۷۰۶)

لہ یہ ان ہی حبیب نجار کا قصہ ہے جن کا خطاب مومن آل یٰسین ہے انکے ایمان کی یہ حالت تھی کہ لوگ انکو پتھر مارتے تھے اور وہ نصیحت کرتے جاتے تھے حتیٰ کہ شہادت پائی اور داخل جنت ہوئے اُنکا مزار تھا کہ خدا کا قہر نازل ہوا پہلے ایک چنگھاڑ کی مار پڑی اسکے بعد ایک چنگھاڑ کی آواز آئی اور بجلی گری کہ ساری بستی کی بستی مسمار و تباہ ہو گئی۔

الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝٣١ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا
اور وہ لوگ انکے پاس ہرگز پلٹ کر نہیں آسکتے (ہاں) البتہ سب کے سب اکٹھا ہوکر
جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٣٢ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ
ہماری بارگاہ میں حاضر کئے جائیں گے اور ان (کے سمجھنے) کے لئے (میری قدرت کی) ایک نشانی
اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝٣٣ وَجَعَلْنَا
مُردہ (پڑتی) زمین ہے کہ ہم نے اسکو (پانی سے) زندہ کردیا اور ہم ہی نے اس سے دانہ نکالا تو اسے یہ لوگ
فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ
کھایا کرتے ہیں اور ہم ہی نے زمین میں چھوہاروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور ہم ہی نے اس میں
الْعُيُوْنِ ۝٣٤ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ
(پانی کے) چشمے جاری کئے تاکہ لوگ انکے پھل کھائیں اور کچھ انکے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا (بلکہ خدا نے) تو
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝٣٥ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ
کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں کرتے وہ (ہر عیب سے) پاک صاف ہے جس نے زمین سے اُگنے والی
كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا
چیزوں اور خود ان لوگوں کے اور اُن چیزوں کے جن کی انھیں خبر نہیں سب کے جوڑے
يَعْلَمُوْنَ ۝٣٦ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا
پیدا کئے اور (میری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچکر نکال لیتے (زائل کردیتے) ہیں تو
هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝٣٧ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ
اسوقت یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور (ایک نشانی) آفتاب ہے جو اپنے ایک ٹھکانے پر چل رہا ہے یہ (سب)
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝٣٨ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ
غالب و اقتدار (خدا کا باندھا ہوا) اندازہ ہے اور ہم نے چاند کے لئے منزلیں مقرر کردی ہیں یہانتک
مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝٣٩ لَا الشَّمْسُ

کہ ہر پھر کے (آخر ماہ میں) کھجور کی پرانی ٹہنی کا سا (پتلا ٹیڑھا) ہوجاتا ہے نہ تو آفتاب ہی

يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ

سے یہ بن پڑتا ہے کہ وہ ماہتاب کو جالے [۱] اور نہ رات ہی [۲] دن سے آگے بڑھ سکتی ہے

وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۴۰ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ

(چاند سورج ستارے) ہر ایک (اپنے اپنے) آسمان (مدار) میں چکر لگا رہے ہیں اور اُنکے لئے (میری قدرت

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝۴۱ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا

کی) ایک نشانی یہ ہے کہ اُنکے بزرگوں کو (نوح کی) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور اس کشتی کے مثل ان لوگوں کے

يَرْكَبُوْنَ ۝۴۲ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ

واسطے بھی وہ چیزیں (کشتیاں جہاز) پیدا کر دیں جنپر یہ لوگ خود سوار ہوا کرتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان سب کو غرق کر ڈالیں پھر یہ کوئی انکا

يُنْقَذُوْنَ ۝۴۳ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝۴۴ وَاِذَا

فریاد رس ہوگا اور نہ وہ لوگ چھٹکارا ہی پا سکتے ہیں مگر ہماری مہربانی سے اور چونکہ ایک (خاص) وقت تک (انکو چین کرنے دینا منظور

قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

ہے اور جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ (اس عذاب) سے بچو جو ہر وقت تمہارے ساتھ تمہارے سامنے اور تمہارے

تُرْحَمُوْنَ ۝۴۵ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا

پیچھے موجود ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو پروا نہیں کرتے) اور انکی حالت یہ ہے کہ جب انکے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی

عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴۶ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ

نشانی انکے پاس آئی تو یہ لوگ منہ موڑے بغیر کبھی نہیں رہے اور جب ان (کفار) سے کہا جاتا ہے کہ (مال دنیا سے) جو خدا نے

اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ

تمہیں دیا ہے اسمیں سے کچھ (خدا کی راہ میں بھی) خرچ کرو تو (یہ) کفار ایمانداروں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم اس شخص کو کھلائیں

يَشَاۗءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۴۷

جسے (تمہارے خیال کے موافق) خدا چاہتا تو اسکو خود کھلاتا تم لوگ صریحی گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہو۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۸

اور کہتے ہیں کہ (بھلا) اگر تم لوگ (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو آخر یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔

[۱] کیونکہ پا سکتا ہے ماہتاب تو ایک ہی مہینے میں بارہ برجوں کو طے کرتا ہے اور آفتاب سال بھر میں۔ ۱۲

[۲] یعنے یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ رات کے بعد دن نہ ہو پھر رات ہی آجائے۔ ۱۲

خدا کی قدرتیں

کفار مکہ اور ایمانداروں کا سوال و جواب

قیامت کا ذکر

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ

(اے رسول) یہ لوگ ایک سخت چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں جو انھیں (اسوقت) لے ڈالے

يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ

گی جب یہ لوگ باہم جھگڑ رہے ہونگے پھر نہ تو یہ لوگ وصیت ہی کرنے پائیں گے اور نہ اپنے لڑکے

يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ

بالوں ہی کی طرف لوٹ کر جاسکیں گے اور پھر (جب دوبارہ) صور پھونکا جائیگا تو اسی دم یہ سب لوگ (اپنی

اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ

(اپنی) قبروں سے (نکل نکل کے) اپنے پروردگار (کی بارگاہ) کیطرف چل کھڑے ہونگے اور حیران ہوکر کہیں گے ہائے

مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

افسوس ہم تو پہلے سو رہے تھے ہمیں ہماری خوابگاہ سے کسنے اٹھایا (جواب آئیگا) کہ یہ وہی قیامت کا دن ہے جسکا خدا نے بھی وعدہ کیا تھا

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

اور پیغمبروں نے بھی سچ کہا تھا (قیامت تو) بس ایک سخت چنگھاڑ ہوگی پھر کیا ایکی یہ لوگ سب کے سب ہمارے حضور میں حاضر

مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ

کیے جائیں گے پھر آج (قیامت کے دن) کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا اور تم لوگوں کو تو اسی کا بدلہ دیا

اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ

جائیگا جو تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے بہشت کے رہنے والے آج (روز قیامت) ایک نہ ایک مشغلہ

شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى

میں جی بہلا رہے ہیں وہ اپنی بی بیوں کے ساتھ (ٹھنڈی) چھاؤں میں تکیے لگائے تختوں پر (چین

الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا

سے) بیٹھے ہوئے ہیں۔ بہشت میں اُن کے لئے تازہ میوے (تیار) ہیں اور جو وہ چاہیں

يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا

اُن کے لئے (حاضر) ہے۔ مہربان پروردگار کی طرف سے سلام کا پیغام آئے گا اور (ایک آواز آئیگی

الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

کر (اے گنہگارو تم لوگ (ان سے) الگ ہو جاؤ۔ اے آدم کی اولاد کیا میں نے تمہارے پاس یہ حکم نہیں

اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ

بھیجا تھا کہ (خبردار) شیطان کی پرستش نہ کرنا وہ یقینی تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے، اور یہ کہ

اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ

(دیکھو) صرف میری عبادت کرنا یہی (نجات کی) سیدھی راہ ہے، اور (باوجود اس کے)

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ

اُس نے تم میں سے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے تھے یہ وہی جہنم ہے

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ

جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، تو اب چونکہ تم کفر کرتے تھے اسوجہ سے آج اس میں

تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ

(چپکے سے) چلے جاؤ آج ہم اُنکے مونہوں پر مُہر لگا دیں گے اور جو (جو) کارستانیاں یہ لوگ

اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ

(دُنیا میں) کرتے رہے تھے خود اُنکے ہاتھ ہم کو بتا دینگے اور اُن کے پاؤں گواہی دیں گے اور اگر

لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى

ہم چاہیں تو اُنکی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دیں تو یہ لوگ راہ کو پڑے چکر لگاتے ڈھونڈھتے پھریں

يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰي مَكَانَتِهِمْ فَمَا

مگر کہاں دیکھ پائیں گے اور اگر ہم چاہیں تو جہاں یہ ہیں (وہیں) اُنکی صورتیں بدل (کر کے پتھر

اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ

مٹی بنا) دیں پھر نہ تو اُن میں آگے جانے کا قابو رہے اور نہ (گھر) لوٹ سکیں، اور ہم جس شخص کو (بہت)

فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا

زیادہ عمر دیتے ہیں تو اُسے خلقت میں الٹا پھیر بچوں کی طرح مجبور کر دیتے ہیں تو کیا وہ لوگ سمجھتے نہیں اور ہمنے نہ اُس (پیغمبر)

ع ۱۷ ۳

منزل ۵

لہ یہ ظاہر ہے کہ انسان اپنے بچپنے میں ہر طرح مجبور اور اپنی پرورش وغیرہ تمام ضروریات میں دوسرے کا محتاج رہتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جب بڑھاپا آتا ہے تو رفتہ رفتہ ایسا مجبور ہو جاتا ہے کہ وہی حالت جو اس کی بچپنے میں تھی آخر میں ہو جاتی ہے حتی کہ وہ بے عقلی کی اور بھولی بھولی باتیں بھی کرنے لگتا ہے اور جس طرح بچے کو ابتدا میں ایک لطیف غذا دودھ کی ضرورت تھی اس کو بھی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

جہنمیوں کی حالت

بڑھاپا بھی بچپنا ہے

يَنۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ

کو شعر کی تعلیم دی ہے اور نہ شاعری اسکی شان کے لائق ہے یہ (کتاب) تو بس نری نصیحت اور صاف قرآن ہے تاکہ جو زندہ

مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۷۰﴾ اَوَ لَمْ

(دل عاقل) ہو اُسے (عذاب سے) ڈرائے اور کافروں پر (عذاب کا) قول ثابت ہو جائے (اور حجت باقی نہ رہے) کیا ان لوگوں

يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا

نے اسپر بھی غور نہیں کیا کہ ہمنے اُنکے فائدے کیلئے چارپائے اُس چیز سے پیدا کئے جسے ہماری ہی قدرت نے

مٰلِكُوْنَ ۙ﴿۷۱﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۷۲﴾

بنایا تو یہ لوگ اُنکے (خواہ مخواہ) مالک بن گئے اور ہم ہی نے چارپایوں کو اُنکا مطیع بنایا تو بعض اُنکی سواریاں ہیں اور

وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اتَّخَذُوْا

بعض کو کھاتے ہیں اور چارپایوں میں اُنکے (اور) بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیز (دودھ) تو کیا یہ لوگ (اسپر بھی) شکر نہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

کرتے اور اُن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر (فرضی) معبود بنائے ہیں تاکہ انھیں اُن سے کچھ مدد ملے حالانکہ وہ لوگ اُنکی کسی طرح

نَصْرَهُمْ ۙ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ

مدد کر ہی نہیں سکتے اور یہ کفار اُن معبودوں کے لشکر ہیں (اور قیامت میں) ان سبکی حاضری لی جائیگی تو (اے رسول)

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَ لَمْ يَرَ

تم اُنکی باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو جو کچھ یہ لوگ چھپا کر کرتے ہیں اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہیں ہم سب کو یقینی جانتے ہیں

الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

کیا آدمی [۱] نے اسپر بھی غور نہیں کیا کہ ہم ہی نے اسکو ایک ذلیل نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکایک (ہماری)

مُّبِيْنٌ ۙ﴿۷۷﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ

کھلم کھلا مقابل (بنا) ہے اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور اپنی خلقت (کی حالت) بھول گیا (اور) کہنے

يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ؕ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ

لگا کہ بھلا جب یہ ہڈیاں (سڑ گل کر) خاک ہو جائیں گی تو (پھر) کون (دوبارہ) زندہ کر سکتا ہے (اے رسول) تم کہدو

[۱] یہ ابی ابن خلف کا قصہ ہے جو ایک بوسیدہ ہڈی ہاتھ میں لے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت قریش کے بڑے بڑے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے غرض اس نے ہڈی کو ہاتھ سے چور چور کر کے ہوا میں اڑا دیا اور گستاخانہ کہنے لگا بھلا وہ کون ہے جو ان ریزوں کو جمع کر کے دوبارہ زندہ کریگا آپ نے فرمایا خدا جمع کرے گا اور زندہ کرے گا اس کو اور تجھ کو جہنم واصل کرے گا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی جو نہایت خوبصورتی سے قیامت کو ثابت کرتی ہے اور انکار کا موقع نہیں رہتا۔ ۱۲

رسول اللہ شاعر نہیں

کفار قریش کے لشکر ہیں

قیامت کا امکان ثبوت

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ

کہ اسکو وہی زندہ کریگا جس نے انکو (جب یہ کچھ نہ تھے) تو پہلی مرتبہ زندہ کر دکھایا وہ ہر طرح کی پیدائش

لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝

سے واقف ہے جس نے تمہارے واسطے (مرخ اور عفار کے) ہرے پیڑ سے آگ پیدا کر دی پھر تم اس سے

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ

(اور) آگ سلگا لیتے ہو (بھلا) جس خدا نے سارے آسمان اور زمین پیدا کیے کیا وہ اس پر قابو

عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى ۙ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ ۸۱

نہیں رکھتا کہ ان کے مثل دوبارہ پیدا کر دے ہاں (ضرور قابو رکھتا ہے) اور وہ تو پیدا کرنیوالا واقف کار

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ ۸۲

ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کو (پیدا کرنا) چاہتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ۸۳ ع

ہے تو وہ خدا (ہر نقص سے) پاک صاف ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم لوگ اُسی کیطرف لوٹ کر جاؤ گے

ایاتہا ۱۸۲ | سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ (۵۶) (۳۷) | رکوعاتہا ۵

سُورۂ صافات ۱۲ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝

(عبادت یا جہاد میں) پر باندھنے والوں کی (قسم) پھر (بدوں کو برائی سے) جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی (قسم) پھر

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

قرآن کے پڑھنے والوں کی قسم ہے کہ تمہارا معبود یقینی ایک ہی ہے جو سارے آسمان زمین کا اور جو کچھ ان

وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۝

دونوں کے درمیان ہے (سب کا) پروردگار ہے اور (چاند سورج تارے کے) طلوع (و غروب) کے مقاموں کا بھی مالک ہے ہم ہی نے

۱۲ عرب کے جنگلوں میں مرخ و عفار دو درخت ہوتے ہیں کہ انکی ہری ٹہنیاں ایک دوسری پر رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ ۱۲ اس سورۃ میں توحید، قدرت قیامت کا ثبوت، الٰہیت کی ولایت کا سوال، رسولخدا شاعر یا مجنوں نہ تھے، بہشت کی کیفیت، جہنم کی حالت، جنتی جہنمی کا قصہ، حضرت نوح کا ذکر، حضرت ابراہیم کا حال، حضرت اسمٰعیل کا واقعہ، ذبح عظیم، حضرت موسیٰ و ہارون کا تذکرہ، حضرت الیاس کا قصہ، آل محمد پر سلام، حضرت لوط کا ذکر، حضرت یونس کا قصہ، خدا پر مشرکوں کی بیہودہ باتیں جو کہ کا الزام اور جواب، مشرکوں کی شماتت، انبیاء کی مدد اور اُن کا غلبہ، خدا کی حمد وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ

نیچے والے آسمان کو تاروں کی آرائش (جگمگاہٹ) سے آراستہ کیا اور تاروں کو ہر سرکش شیطان سے حفاظت کے واسطے بھی پیدا کیا کہ

الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ

اب شیطان عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے اور جہاں سن گن لینا چاہا تو ہر طرف سے کھدیڑنے کیلئے شہاب پھینکے جاتے ہیں اور

وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝

انکے لئے پائیدار عذاب ہے مگر جو (شیطان شاذ و نادر فرشتوں کی) کوئی بات اچک لے لے بھاگتا ہے تو آگ کا دہکتا ہوا تیر اسکا

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ

پیچھا کرتا ہے تو اے رسول تم ان سے پوچھو تو کہ انکا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا ان (لاکھوں) چیزوں کا جنکو ہمنے پیدا کیا ہمنے تو

طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا

انلوگوں کو لسدار مٹی سے پیدا کیا بلکہ تم تو (ان کفار کے انکار پر) تعجب کرتے ہو اور وہ لوگ (تمسے) مسخراپن کرتے ہیں

يَذْكُرُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ

اور جب انھیں سمجھایا جاتا ہے تو سمجھتے نہیں ہیں اور جب کسی معجزہ کو دیکھتے ہیں تو (اس سے) مسخراپن کرتے ہیں اور

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

کہتے ہیں کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے۔ بھلا جب ہم مرجائیں گے اور خاک اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو کیا ہم

لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ

یا ہمارے اگلے باپ دادا (پھر دوبارہ قبروں سے) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے (اے رسول) تم کہدو کہ ہاں ضرور

دَاخِرُوْنَ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

اٹھائے جاؤ گے) اور تم ذلیل ہوگے اور وہ (قیامت) تو ایک للکار ہوگی پھر تو وہ لوگ فوراً ہی (آنکھیں

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ

پھاڑ پھاڑ کے) دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے افسوس یہ تو قیامت کا دن ہے (جواب آئیگا کہ یہ وہی

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا

فیصلہ کا دن ہے جسکو تم لوگ (دنیا میں) جھوٹ سمجھتے تھے (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ جو لوگ (دنیا میں) سرکشی کرتے تھے

لہ اس کی تفصیل پہلے گزر گئی ہے دیکھو پارہ ۱۴ سورۂ حجر صفحہ ۴۱۸-۱۲ ۲ عرب کے مشرکین خاص کر رکانہ بن زید حشر و قیامت کے انکار پر لاف زنی اور خدا جانے کیا کیا پہ میگوئیاں کرتے تھے اور اب بھی بہت سے لوگوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ آدمی تو توالد و تناسل کے قاعدہ سے پیدا ہوتا ہے پھر بھلا مرنے کے بعد دوبارہ مٹی سے پیدا ہونا کیسا یہ تو بالکل نیچرل اور قیاس کے خلاف ہے اسکا خود خدا نے جواب دے دیا ہے کہ آدمی شروع شروع بھی تو آخر مٹی ہی سے پیدا ہوا تھا تو پھر اس کو دوبارہ مٹی سے نکال کھڑا کرنا کون بڑی بات ہے جیسا وہ آسان تھا ویسا یہ بھی تمھاری نسبت تو آسمان، تارے، فرشتے وغیرہ کا پیدا کرنا زیادہ دشوار تھا مگر جب خدا کے واسطے وہ آسان تھا تو تمھاری کیا اصل حقیقت ہے ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ

انکو اور اُنکے ساتھیونکو اور خدا کو چھوڑ کر جن کی پرستش کرتے ہیں انکو (سبکو) اکٹھا کرو پھر اُنھیں جہنم کی راہ دکھاؤ

الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

اور (ہاں ذرا) اُنھیں ٹھہراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا ہے (ارے کمبختو) اب تمھیں کیا ہوگیا کہ ایکدوسرے

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

کی مدد نہیں کرتے (جواب کیا دیں) بلکہ وہ تو آج گردن جھکائے ہوئے ہیں اور ایکدوسرے کی طرف متوجہ ہوکر

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا

باہم پوچھ پاچھ کرینگے (اور انسان شیاطین سے) کہیں گے کہ تم ہی تو ہماری داہنی طرف سے (ہمیں بہکانے کو) چڑھ آتے

بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ

تھے وہ جواب دینگے (ہم کیا جانیں) تم تو خود ایمان لانیوالے تھے اور (صاف تو یہ ہے کہ) ہماری تم پر کچھ حکومت تو

سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا

تھی نہیں بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے پھر اب تو ہم لوگوں پر ہمارے پروردگار کا (عذاب کا) قول پورا ہوگیا

اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ

کہ اب ہم سب یقیناً عذاب کا مزا چکھیں گے ہم خود گمراہ تھے تو تمکو بھی گمراہ کیا۔ غرض یہ لوگ سب کے سب اُسدن

فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾

عذاب میں شریک ہوں گے اور ہم تو گنہگاروں کے ساتھ یوں ہی کیا کرتے ہیں یہ لوگ ایسے (شریر)

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ

تھے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو اکڑا کرتے تھے، اور یہ لوگ

يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ

کہتے تھے کہ کیا ایک پاگل شاعر کیلئے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں (ارے کمبختو یہ شاعر یا پاگل نہیں) بلکہ

بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ

یہ تو حق بات لیکر آیا ہے اور (اگلے پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہے تم لوگ (اگر نہ مانو گے) تو ضرور دردناک عذاب

لہ علامہ ابن حجر عسقلانی صواعق محرقہ میں اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اہل محشر سے سوال کیا جائے گا اور یہ واضح ہے کہ وہ امر اہم جو مثل الوہیت اور نبوت کے پوچھا جائے گا فقط محبت نہیں ہوسکتی بلکہ وہ تو امامت ہے اور اسی کی طرف حدیث ثقلین وغیرہ میں اشارہ ہے اور اسی کی مؤید علامہ واحدی کی وہ عبارت ہے جو اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں روایت ہے کہ حضرت علیؑ کو اہلبیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا کیونکہ خدا نے اپنے رسولؐ کو یہ حکم دیا تھا کہ خلق خدا کو جتلادیں کہ اپنی رسالت کی تبلیغ کی کوئی مزدوری اپنے اہلبیت کی مودت کے سوا نہیں چاہتے اس کا مطلب یہی ہے کہ ان سے قیامت میں پوچھا جائیگا کہ تم لوگوں نے نبی کی وصیت کے مطابق ان کی ولایت کو مانا یوں ہی مہمل چھوڑ دیا۔ اگر چھوڑ دیا تو اُن پر مواخذہ کیا جائے گا۔ انتہی ۱۲

اہلبیتؑ کی ولایت کا بھی سوال کیا جائے گا

رسولؐ اللہ شاعر یا مجنون نہ تھے

الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ

کا مزہ چکھو گے اور تمہیں تو اسی کا بدلہ دیا جائیگا جو (دنیا میں) کرتے رہے مگر خدا کے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَ

برگزیدہ بندے انکے واسطے (بہشت میں) ایک مقرر روزی ہوگی (اور وہ بھی ایسی ویسی نہیں) ہر قسم

هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾

کے میوے اور وہ لوگ بڑی عزت سے نعمت کے (الدے ہوئے) باغوں میں تختوں پر (چین سے) آمنے

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ

سامنے بیٹھے ہونگے اُن میں صاف سفید براق شراب کے جام کا دور چل رہا ہوگا جو پینے والوں کو بڑا مزا

لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ

دے گی (اور پھر انہ اس شراب میں (خمار کی وجہ سے) دردِ سر ہوگا اور نہ وہ اس (کے پینے) سے متوالے ہونگے اور انکے پہلو

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ

میں (شرم سے نیچی نگاہ کرنے والی بڑی بڑی آنکھوں والی پرستاں ہونگی (انکی گوری گوری گتھونیں ہلکی سی سُرخی ایسی جھلکتی ہوگی گویا وہ انڈے

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ

چھپائے ہوئے رکھے ہوں پھر ایکدوسرے کیطرف متوجہ ہوکر باہم بات چیت کرتے کرتے انمیں سے ایک کہنے والا بول اٹھے گا

اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾

کہ (دُنیا میں) میرا ایک دوست تھا اور (مجھ سے) کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی (قیامت کی) تصدیق کرنیوالوں میں ہو

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ

بھلا جب ہم مرجائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی اور ہڈی (ہوکر) رہ جائینگے تو کیا ہمکو (دوبارہ زندہ کرکے) ہمارے اعمال کا

اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ

بدلہ دیا جائیگا (پھر اپنے بہشت کے ساتھیوں سے کہیگا) تو کیا تم لوگ بھی (میرے ساتھ) اسے جھانک کر دیکھو گے غرض جھانکا تو اسے

تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ

بیچ جہنم میں (پڑا ہوا) دیکھا (دیکھ کر بیساختہ بول اٹھیگا کہ خدا کی قسم تم تو مجھے بھی تباہ کرنے ہی کو تھے اور اگر میرے پروردگار کا

بہشت کی کیفیت

جنتی جہنمی کا قصہ

الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا

احسان نہ ہوتا تو میں بھی (اسوقت تیرے ساتھ جہنم میں) اگر قید کیا گیا ہوتا (اب بتاؤ کیا) میں تم سے کہتا تھا کہ ہمکو اسی پہلی موت کے سوا

نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ

پھر مرنا نہیں ہے اور نہ ہم پر (آخرت میں) عذاب ہوگا (تو تمہیں یقین نہ ہوتا تھا) یہ یقینی بہت بڑی کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی

هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ

کے واسطے کام کرنیوالوں کو کارگزاری کرنی چاہیئے بھلا مہمان کیواسطے یہ (سامان) بہتر ہے یا تھوہڑ کا درخت جو

الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ

جہنمیوں کے واسطے ہوگا، جسے ہمنے یقیناً ظالموں کی آزمائش [۱] کے لئے بنایا ہے وہ درخت ہے جو جہنم

تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾

کی تہ میں اگتا ہے اُس کے پھل ایسے (بدنما) ہیں گویا (ہو بہو) سانپ کے پھن جیسے چھوتے دل

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ

ڈرے پھر یہ (جہنمی لوگ) یقیناً اسی میں سے کھائیں گے پھر اسی سے اپنے پیٹ بھریں گے پھر اُسکے اوپر

لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى

سے انکو خوب کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ میں) ملا ملا کر (پینے کو) دیا جائیگا پھر (کھا پی کر) ان کو جہنم ہی کیطرف

الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓى

یقیناً لوٹ جانا ہوگا ان لوگوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تھا تو یہ لوگ بھی اُن کے پیچھے پیچھے

اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾

دوڑے چلے جا رہے ہیں اور اُن کے قبل اگلوں میں سے بہتیرے گمراہ ہو چکے حالانکہ ہمنے انمیں ڈر سنانے والے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ

ڈرانیوالے (پیغمبر بھی) بھیجے تھے ذرا دیکھو تو کہ جو لوگ ڈرائے جا چکے تھے ان کا کیسا برا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾

انجام ہوا مگر (ہاں) خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ رہے)

ع ۲ ۵۳ ۲

[۱] اس میں آزمائش کا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں درخت اُگنے تو مسلمان تو ٹھنڈے دل سے مان لیتے ہیں مگر کفار اس میں بھی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ گرم ملک میں بھی درخت پیدا ہوتے ہیں اور سرد سے سرد ملک حتیٰ کہ برفستان میں بھی درخت اُگتے ہیں پھر سرد ملک والے کو گرم ملک والے پر کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے میں اعتراض کا کوئی حق نہیں اُن چیزوں کو بھی چھوڑو ہمارے ملک کے آتش بازوں کو دیکھو وہ کیسے کیسے درخت پھلیاں پھول پتیاں نام وغیرہ آگ سے پیدا کرتے ہیں پھر معلوم نہیں خدا کا آگ سے درخت کا پیدا کرنا کیوں بعید سمجھا جاتا ہے کیا اس کی قدرت اتنی بھی نہیں سبحانہ و تعالیٰ عما یصفون۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَ

اور نوحؑ نے (اپنی قوم سے مایوس ہوکر) ہمکو ضرور پکارا تھا تو (دیکھو ہم) کیا خوب دینے والے تھے اور ہمنے اُسکو اور اُنکے

اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ

لڑکے بالوں کو بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی اور ہمنے (انہیں وہ برکت دی کہ) اُن ہی کی اولاد کو (دُنیا میں) برقرار رکھا

الْبٰقِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى

اور بعد کو آنے والے لوگوں میں اُن کا اچھا چرچا باقی رکھا کہ ساری خدائی میں (ہر طرف سے) نوح پر

نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

سلام (ہی سلام) ہے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ نوح

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَ

ہمارے (خالص) ایماندار بندوں سے تھے پھر ہمنے باقی لوگوں کو تو ڈبو دیا اور یقیناً ان ہی کے طریقہ پر چلنے والوں

اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

میں ابراہیم (بھی) ضرور تھے جب وہ اپنے پروردگار (کی عبادت) کیطرف (پہلو میں) ایسا دل لئے ہوئے

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اَئِفْكًا اٰلِهَةً

بڑھے جو (ہر عیب سے) پاک تھا جب انھوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس چیز کی پرستش کرتے

دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ہو کیا خدا کو چھوڑ کر دل سے گھڑے ہوئے معبودوں کی تمنا رکھتے ہو پھر ساری خدائی کے پالنے والے کیطرف تمہارا کیا خیال ہے (پھر ایک عید

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ

میں ان لوگوں نے چلنے کو کہا) تو ابراہیم نے ستاروں کی طرف ایک نظر دیکھا اور کہا کہ میں عنقریب بیمار پڑنے والا ہوں تو وہ لوگ ابراہیم

مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝

کے پاس سے پیٹھ پھیر پھیر کر ہٹ گئے (بس) پھر تو ابراہیم چپکے سے اُنکے بتوں کی طرف متوجہ ہوگئے اور (طنز سے) کہا (تمہارے سامنے

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝

اتنے چڑھاوے رکھے ہیں) آخر تم کھاتے کیوں نہیں (ارے) تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم بولتے تک نہیں پھر تو ابراہیم داہنے ہاتھ سے

حضرت نوحؑ کا ذکر

لہ آپ کا کچھ تفصیلی قصہ پہلے بیان ہو چکا ہے دیکھو پارہ ۸ سورہ اعراف صفحہ ۲۵۱ و نیز صفحہ ۳۵۷ تا ۳۶۰ وغیرہ۔ ۱۲ لہ آپ کا قصہ تفصیل کئی جگہ بیان ہو چکا ہے اس مقام پر آپ کا اپنے کو ستارہ دیکھکر بیمار کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو بار بار سے تپ و لرزہ آتا تھا اس وقت گھڑی تو تھی نہیں اوقات کو ستاروں ہی کی حرکت سے پہچانتے تھے آپ نے جب آسمان کی طرف دیکھا تو لرزہ کا وقت قریب آچکا تھا اسلئے آپنے یہ فرمایا مگر آپ کی قوم نے اپنے خیال کے مطابق یہ سمجھا کہ آپنے علم نجوم سے کام لیا اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے کفر سے دل تنگ ہوں اور کوفت و رنج بھی ایک بیماری ہے ۱۲

وقف لازم

حضرت ابراہیمؑ کا ذکر

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾

مارتے ہوئے نپٹنے پڑے (اور توڑ پھوڑ کر ایک بڑے بت کے گلے میں کلہاڑی ڈالدی جب انلوگوں کو خبر ہوئی تو ابراہیم کے پاس دوڑتے ہوئے

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا

پہنچے ابراہیم نے کہا افسوس تم لوگ اسکی پرستش کرتے ہو جسے تمکو خود تراش کر بناتے ہو حالانکہ تمکو اور جسکو تمکو بناتے ہو (سبکو خدا ہی نے پیدا

فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ

کیا ہے) یہ سنکر وہ لوگ آپسمیں کہنے لگے اُسکے لئے (بھٹی کی سی) ایک عمارت بناؤ اور (اسمیں آگ سلگا کر اسی دہکتی ہوئی آگ میں اسکو ڈالدو)

الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾

پھر انلوگوں نے ابراہیم کیساتھ مکاری کرنی چاہی تو ہمنے (آگ کو سرد گلزار کر کے) انھیں نیچا دکھایا اور جب آذر نے ابراہیم کو نکالدیا

رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

تو بولے میں اپنے پروردگار کیطرف جاتا ہوں وہ عنقریب ہی مجھے (دوبارہ) کریگا پھر عرض کی اے پروردگار مجھے ایک نیکوکار فرزند عنایت فرما تو

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ

ہمنے انکو بڑے حلیم دل لڑکے (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی پھر جب اسمعیل اپنے باپ کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے لگا تو (ایکدفعہ) ابراہیم نے کہا

اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا

بیٹا میں خواب[1] میں (وحی کے ذریعہ کیا) دیکھتا ہوں کہ میں خود تمھیں ذبح کر رہا ہوں تو تم بھی غور کرو تمھاری اسمیں کیا رائے ہے اسمعیل نے

تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ

کہا ابا جان! جو آپکو حکم ہوا ہے اسکو بے تامل کیجئے اگر خدا نے چاہا تو مجھے آپ صبر کرنے والوں میں سے پائیے گا پھر جب دونوں نے

اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ

یہ ٹھان لی اور باپ نے (بیٹے کو ذبح کے لئے) ماتھے کے بھل لٹا دیا اور ہم نے (آمادہ دیکھکر) آواز دی اے ابراہیم تمنے اپنے خواب

صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾

کو خوب سچ کر دکھایا اب تم دونوں کو بڑے مرتبے ملیں گے ہم نیکی کرنیوالوں کو یوں جزائے خیر دیتے ہیں اسمیں

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾

شک نہیں کہ یہ یقینی بڑا (سخت اور) صریحی امتحان تھا اور ہمنے اسمعیل کا فدیہ ایک[2] ذبح عظیم (بڑی قربانی)

[1] انبیا کو خدائی احکام چند طرح سے پہنچتے ہیں کبھی الہام سے کبھی وحی سے کبھی آواز غیبی سے کبھی خواب سے حضرت ابراہیم کو بھی بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم خواب ہی میں ہوا تھا اور اگر چہ حضرت اسمٰعیل کا سن اس وقت تیرہ ہی برس کا تھا مگر وہ جس استقلال دکھلایا کہ ملائکہ کو بھی حیرت ہوگئی غرض جب حضرت ابراہیم نے چھری پھیری اور حضرت جبریل نے خدا کے حکم سے پلٹ دی اور تین مرتبہ ایسا ہی ہوا تو یہ آواز آئی کہ تم اپنے امتحان میں پورے اترے اس وقت تو اس بہشتی دنبہ کو قربانی دو اور ہم نے اس کا فدیہ ایک بڑی قربانی قرار دی ہے۔ ۱۲

[2] اگر چہ مفسرین نے ذبح عظیم سے بہشتی موٹا تازہ دنبہ مراد لیا ہے مگر یہ بالکل عقل کے خلاف ہے کیونکہ اگر چہ وہ دنبہ بہشت کا ہو اور کیسا ہی موٹا تازہ ہو مگر انبیاء کی نسبت اس کا عظیم ہونا بالکل محال ہے میرے ذہن میں تو ذبح عظیم سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے سوا دوسری چیز مراد نہیں معلوم ہوتی اسی وجہ سے جناب رسالتمآب فرمایا کرتے تھے حسین منی وانا من الحسین۔ حسینؑ مجھ سے اور میں حسینؑ سے ہوں۔ ۱۲

حضرت اسمٰعیل اور ذبح عظیم

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾

قرار دیا اور ہمنے انکا اچھا چرچا بعد کو آنیوالوں میں باقی رکھا کہ (ساری خدائی میں) ابراہیم پر سلام ہی سلام ہے ہم یوں

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾

نیکی کرنیوالوں کو جزائے خیر دیتے ہیں بیشک ابراہیم ہمارے (خاص) ایماندار بندوں میں تھے اور

وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ

ہمنے ابراہیم کو اسحاق (کے پیدا ہونے) کی (بھی) خوشخبری دی تھی جو ایک نیکوکار نبی تھے اور ہمنے خود ابراہیم پر

وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ

اور اسحٰق پر اپنی برکت نازل کی اور ان دونوں کی نسل میں بعض تو نیکوکار اور بعض (نافرمانی کرکے) اپنی جان

مُبِينٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١١٤﴾ وَنَجَّيْنَاهُمَا

پر صریحی ستم ڈھانے والا اور ہم نے موسیٰ اور [1] ہارون پر (بہت سے) احسانات کئے اور خود ان دونوں

وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ

کو اور ان کی قوم کو بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی اور (فرعون کے مقابلہ میں) ہمنے انکی مدد کی تو (آخر) یہی

الْغَالِبِينَ ﴿١١٦﴾ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنَاهُمَا

لوگ غالب رہے اور ہمنے ان دونوں کو ایک واضح المطالب کتاب (توریت) عطا کی اور دونوں کو سیدھی راہ

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ﴿١١٩﴾

کی ہدایت فرمائی اور بعد کو آنے والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا کہ (ہر جگہ) موسیٰ اور ہارون

سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

پر سلام ہی سلام ہے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا

الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢١﴾ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٢﴾ وَإِنَّ

فرماتے ہیں، بیشک وہ دونوں ہمارے (خالص) ایماندار بندوں سے تھے اور اس میں بھی شک نہیں

إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾

کہ الیاس بھی [2] یقیناً پیغمبروں میں سے تھے جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے کیا

[1] آپ کا تفصیلی قصہ نویں پارہ سورہ اعراف صفحہ ۲۶۰ تا ۲۷۰ و ۳۴۱ میں گزر چکا ہے۔ [2] حضرت الیاس بن یاسین بن فنحاص بن العزار بن ہارون اور حضرت خضر دونوں پیغمبر زندہ ہیں اور جو احکام خدا کے انکے متعلق ہوتے ہیں ان کو پورا کرتے ہیں مگر لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں حضرت تو دریاؤں پر تعینات ہیں اور حضرت الیاس جنگلوں اور پہاڑوں پر یہ دونوں حضرات موسم حج میں ضرور آتے ہیں اور باہم ملاقات بھی ہوتی ہے حضرت حزقیل کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل کی شرارتیں حد سے گذر گئیں تو حضرت الیاس انکی ہدایت کو بھیجے گئے اس وقت کا بادشاہ اجنیا پہلے تو ایماندار تھا مگر اپنی عورت اذبیل کے بہکانے سے کافر ہوگیا

حضرت موسیٰ و ہارون کا ذکر ۳ ع ۲۹ ۷

اور اسکی پیروی میں رعایا بھی بت پرستی کرنے لگی آپنے ہر چند فہمائش کی مگر اثر نہ ہوا اسی اثنار میں اذبیل کی ایک عابد کے باغ پر جس سے اس کی بسر اوقات ہوتی تھی نظر لگی اور آخر اس بیچارے کو قتل کرا کے اسپر متصرف ہوئی اس پر اور خدا کا غضب زیادہ ہوگیا اور پر عتاب خطاب ہوا کہ میں اس ناحق خون کا ضرور بدلہ لونگا اور اسی باغ میں تو اور تیری عورت مارے جائیں گے اور کوئی تیرا دفن کرنے والا بھی نہ ہوگا اس کے بعد پھر حضرت الیاس نے سمجھایا تو وہ مردود آپکے بھی درپے آزار ہوا اور گرفتاری کا حکم دیا مگر آپ کی بددعا سے اسکا بیٹا بیمار ہوا اور وہ اس کی فکر میں مستغرق ہوا تو آپ وہاں سے نکل کر ایک پہاڑ پر عبادت میں مشغول ہوئے بادشاہ نے کچھ لوگوں کو شام کے بتوں کے سامنے دعائے صحت کے لئے بھیجا تو آپ سے ملاقات ہوئی پھر آپ نے اپنے بادشاہ سے کہوا بھیجا کہ ایمان لائے تو اسکو صحت ہوگی جب اسکو آپ کی جگہ معلوم ہوگئی تو اسنے کئی دفعہ بہت سے لوگوں کو آپ کی گرفتاری کو بھیجا مگر سب کے سب آپکی بددعا سے فنا ہوئے آخر اس نے اپنے وزیر کو جو ایماندار تھا باقی برصفحہ ۷۱۹

حضرت الیاس

أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿١٢٥﴾ اللَّهَ

تم لوگ بعل (بُت) کی پرستش کرتے ہو اور خدا کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے اور (جو)

رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٢٦﴾ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ

تمہارا پروردگار اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا (بھی) پروردگار ہے تو اُسے لوگوں نے جھٹلایا تو یہ لوگ یقیناً (جہنم میں)

لَمُحْضَرُونَ ﴿١٢٧﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٢٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

گرفتار کئے جائیں گے مگر خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ رہیں گے) اور ہم نے ان کا ذکر خیر بعد کو

فِي الْآخِرِينَ ﴿١٢٩﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ﴿١٣٠﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ

آنے والوں میں باقی رکھا کہ (ہر طرف سے) آل یٰسین علیہ السلام پر سلام (ہی سلام) ہے ہم یقیناً نیکی کرنیوالوں

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣١﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾

کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے (خاص) ایماندار بندوں میں تھے اور اس میں بھی

وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٣﴾ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾

شک نہیں کہ لوط یقینی پیغمبروں میں تھے جب ہمنے انکو اور اُنکے لڑکے بالوں سب کو نجات دی مگر ایک

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٣٦﴾ وَإِنَّكُمْ

(اُنکی) بوڑھی بی بی جو پیچھے رہ جانے والوں ہی میں تھی پھر ہمنے باقی لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا اور اے اہل مکہ تم

لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ ﴿١٣٧﴾ وَبِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٣٨﴾

لوگ بھی ان پر سے (کبھی) صبح کو اور (کبھی) شام کو آتے جاتے گزرتے ہو تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اور اس میں شک

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ

نہیں کہ یونس (بھی) پیغمبروں میں سے تھے (وہ وقت یاد کرو) جب یونس بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی

الْمَشْحُونِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ

کے پاس پہنچے تو (اہل کشتی نے) قرعہ ڈالا تو (ان ہی کا نام) نکلا اور) یونس نے زک اٹھائی (اور دریا میں گر پڑے) تو انکو

الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٣﴾

ایک مچھلی نگل گئی اور یونس خود (اپنی) ملامت کر رہے تھے پھر اگر یونسؑ (خدا کی) تسبیح (و

(بقیہ صفحہ گذشتہ) بھیجا تو وہیں رہ گیا اور واپس نہ آیا غرض اس کا بیٹا بھی مر گیا اور ان لوگوں میں سخت قحط آیا جب ایک مدت گزر گئی تو آپ پھر آئے اور اُن کو سمجھایا کہ تم لوگ بتوں کے سامنے دُعا کرو اگر بارش ہو جائے تو اپنے مذہب پر باقی رہو ورنہ میں خدا سے دُعا کروں اور بارش ہو جائے تو ایمان لاؤ ان لوگوں نے اقرار بھی کیا۔ مگر بتوں سے بھلا کیا ہوتا ہے۔ آخر آپ نے دُعا کی تو خوب پانی برسا مگر یہ لوگ اپنی ہٹ سے باز نہ آئے آخر آپ خدا کے حکم سے حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے وہاں سے ٹل گئے اور نظروں سے غائب ہو گئے اور خدا نے ان لوگوں پر ایک دوسرے بادشاہ کو مسلط کر دیا جس نے ان لوگوں سے خوب کسر لی اور بادشاہ اور اسکی عورت کو قتل کر کے اسی باغ میں ڈال دیا اور ان کا گوشت درندوں نے کھایا ۱۲

(حاشیہ صفحہ خذا) ۱۵ اس آیت کی طرف میں نے آیت تطہیر کی بحث میں اشارہ کیا تھا اس کو امام رازی نے بھی مان لیا ہے اور کلبی اور فضل بن روزبہان نے بھی کہ اس سے آل محمد مراد ہیں کیونکہ یٰسین حضرت کا نام ہے اور قراءِ سبعہ میں سے ابن عامر نافع یعقوب کی قرأت بھی آل یٰسین ہے اسی کی مؤید وہ روایت ہے جسے ابن ابی حاتم طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آل یٰسین آل محمد ہیں دیکھو تفسیر منثور جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ سطر ۳ مطبوعہ مصر ۱۲

ع ۲۵ ۸

حضرت لوط علیہ السلام

حضرت یونس کا قصہ

الصّٰفّٰت

لِلْبَثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ

ذکر) نہ کرتے تو روز قیامت تک مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے پھر ہمنے اُن کو (مچھلی کے پیٹ سے

وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَ

نکال کر) ایک کھلے میدان میں ڈالدیا اور (وہ تھوڑی ہی دیر میں) بیمار نڈھال ہوگئے تھے اور ہمنے (سر) سایہ

اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا

کیلئے) ایک کدو[1] کا درخت اُگا دیا اور اسکے بعد ہمنے ایک لاکھ بلکہ (ایک حساب سے) زیادہ آدمیوں[2] کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا

فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ

تو وہ لوگ (ان پر) ایمان لائے پھر ہم نے (بھی) ایک خاص وقت تک ان کو چین سے رکھا تو (اے رسول) ان کفار سے پوچھو

وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ

کہ کیا تمھارے پروردگار کیلئے بیٹیاں اور اُنکے لئے بیٹے یا (کیا واقعی) ہمنے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے اور یہ لوگ (اس

شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ

وقت) موجود تھے۔ خبردار (یاد رکھو کہ) یہ لوگ یقینی اپنے دل سے گھڑ گھڑ کے کہتے ہیں کہ خدا اولاد والا ہے

اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

اور یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں کیا خدا نے (اپنے لئے) بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی ہے (ارے کم بختو)

مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ

تمھیں کیا جنون ہوگیا ہے تم لوگ (بیٹھے بیٹھے) کیسا فیصلہ کرتے ہو کیا تم (اتنا بھی) غور نہیں کرتے یا تمھارے

سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

پاس (اس کی) کوئی واضح و روشن دلیل ہے تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو اور ان لوگوں

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ

نے خدا اور جنات کے درمیان رشتہ ناتا مقرر کیا ہے۔ حالانکہ جنات[3] بخوبی جانتے ہیں کہ وہ

اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

لوگ یقینی (قیامت میں بندوں کی طرح) حاضر کئے جائینگے یہ لوگ جو باتیں بنایا کرتے ہیں ان سے خدا پاک صاف ہے۔

[1] کدو کا سایہ بھی گھنا ہوتا ہے اور اس کا خاصہ ہے کہ اس کے سایہ میں مکھی نہیں بیٹھتی اور آپ کی جلد بدن مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے اسقدر نازک ہوگئی تھی کہ مکھی بیٹھتی یا دھوپ لگتی تو زخم ہوجاتا پہاڑی بکری کا دودھ غذا اچھی جب آپ کی جلد درست ہوگئی تو آپ کسی ضرورت سے گئے واپس آئے تو دیکھا کہ درخت خشک ہوگیا اس سے بہت تکدل ہوئے خطاب ہوا اے یونس تم کو ایک درخت کا خشک ہونا ناگوار ہوا اور اپنی امت کے لاکھوں آدمیوں کا ضائع ہونا ناگوار نہ ہوا کہ عذاب کی درخواست کی تم اب اپنی قوم میں جاؤ وہ سب ایمان لے آتے اور تمھارے دیدار کے آرزو مند ہیں۔ ۱۲

[2] اگر صرف بالغ عاقل لئے جائیں تو ایک لاکھ تھے اور بچے شمار کئے جائیں تو زیادہ۔ ۱۲

[3] اس سے عرب کے بعض قبیلہ بنی خزاعہ وغیرہ کی بھی رد ہوتی ہے جو اسکے قائل تھے کہ العیاذ باللہ خدا نے جنات کی شریف زادیوں سے صحبت کی اور ان سے فرشتے پیدا ہوئے اور مجوس کی رد بھی مقصود ہے جو اس کے قائل ہیں کہ خدا اور شیطان معاذ اللہ دونوں بھائی ہیں خدا تو نور اور خیر کا خالق ہے اور شیطان تاریکی اور بدی اور نقصان دہ حیوانات کا۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

خدا پر فرشتوں کی بیٹیاں بنانے کا الزام اور جواب

جنات بھی خدا کے نسب کو جانتے ہیں

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

مگر خدا کے نرے کھرے بندے (ایسا نہیں کہتے) غرض تم لوگ خود اور تمہارے معبود

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾

اس کے خلاف (کسی کو) بہکا نہیں سکتے مگر اس کو جو جہنم میں جھونکا جانے والا ہے۔

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾

اور فرشتے یا ائمہ تو یہ کہتے ہیں کہ (ہم میں سے) ہر ایک کا ایک درجہ مقرر ہے اور ہم تو یقیناً (اسکی عبادت کے لئے) صف باندھے

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ

کھڑے رہتے ہیں اور ہم تو یقیناً (اسکی تسبیح پڑھا کرتے ہیں اگرچہ یہ کفار (اسلام کے قبل) کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے

اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ

پاس بھی اگلے لوگوں کا تذکرہ (کسی کتاب خدا میں) ہوتا تو ہم بھی خدا کے نرے کھرے بندے ضرور ہو

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

جاتے (مگر جب کتاب آئی) تو ان لوگوں نے اس سے انکار کیا خیر عنقریب (اس کا نتیجہ) انھیں معلوم ہو

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ

جائیگا اور اپنے خاص بندوں پیغمبروں سے ہماری بات پکی ہو چکی ہے کہ ان لوگوں کی

لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

(ہماری بارگاہ سے) یقینی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر تو یقیناً غالب رہے گا۔ تو (اے

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾

رسول) تم ان سے ایک خاص وقت تک منہ پھیرے رہو۔ اور ان کو دیکھتے رہو تو یہ لوگ خود عنقریب ہی اپنا

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ

نتیجہ دیکھ لیں گے تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں پھر جب (عذاب) ان کی انگنائی میں اتر پڑیگا

صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ

تو جو لوگ ڈرائے جا چکے ہیں ان کی بھی کیا بری صبح ہوگی اور ان لوگوں سے ایک خاص وقت تک منہ پھیرے رہو اور دیکھتے

لہ احادیث اہل بیتؑ میں ہے کہ یہ آیت آئمہ معصومینؑ کی شان میں نازل ہوئی اس بنا پر نصیریوں کی بھی رد ہو جائے گی جو جناب امیرؑ کی خدائی کے قائل ہیں اور یہی بیان زیادہ مرتبط ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو تفسیر درمنثور جلد ۵۔ صفحہ ۲۹۳ سطر ۲۰ مطبوعہ مصر میں مذکور ہے کہ مسلم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ ہم کو لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی ہماری صفیں فرشتوں کی سی ہوتی ہیں زمین ہماری سجدہ گاہ ہے اور جب پانی نہ ملے تو خاک مطہر ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ آپ کا بصیغۂ جمع فرمانا اہل بیتؑ کو شامل کرنے کی غرض سے ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ فرشتوں کی سی عبادت آپ یا آپ کے اوصیاء معصومینؑ کے سوا کسی نے نہیں کی۔ ۱۲۔

لہ چونکہ عرب میں عموماً لوٹ مار اور غارت کا وقت صبح ہی کا ہے اور عذاب بھی اکثر صبح ہی کو آیا کیا کیوں کہ یہی غفلت کا وقت ہے کہ مومنین کے سوا لوگ عموماً پڑے سویا کرتے ہیں اس وجہ سے صبح کی تخصیص کی گئی۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۸۰﴾

رہو یہ لوگ تو خود عنقریب ہی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے یہ لوگ جو باتیں (خدا کے بارے میں) بنایا کرتے ہیں ان سے تمہارا

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

پروردگار عزت کا مالک پاک صاف ہے اور پیغمبروں پر (درود) سلام ہو اور کل تعریفیں خدا ہی کے لئے سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ (۳۸)

اٰيَاتُهَا ۸۸ — رُكُوْعَاتُهَا ۵

سورۂ ص لہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ص۔ نصیحت والے قرآن کی قسم (تم برحق نبی ہو) مگر یہ کفار (خواہ مخواہ) تکبر اور عداوت

فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ

میں (پڑے اندھے ہو رہے) ہیں ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ ہلاک کر ڈالے تو (عذاب

قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْٓا اَنْ

کے وقت) یہ لوگ چیخ اٹھے مگر چھٹکارے کا وقت ہی نہ رہا تھا۔ اور ان لوگوں نے اس بات

جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ

سے تعجب کیا کہ ان ہی میں کا (عذاب خدا سے) ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) انکے پاس آیا اور کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ

كَذَّابٌ ﴿۴﴾ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا

تو بڑا (کھلاڑی) جادوگر اور پکا جھوٹا ہے بھلا (دیکھو تو) اُسنے تمام معبودوں کو (ملیامیٹ کر کے) ایک ہی معبود کا قائم رکھا یہ تو یقینی

لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا

بڑی تعجب خیز بات ہے اور ان میں سے چند رؤسا لوگ (مجلس وعظ سے) یہ (کہہ کر)

وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾ مَا

چل کھڑے ہوئے کہ (یہاں سے) چل دو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر جمے رہو یقیناً اسمیں (اسکی کچھ ذاتی

لہ اس سورہ میں حضرت کی نبوت اگلوں کا تذکرہ، کفار قریش کی باتیں اور جواب، قیامت کا ذکر، حضرت داؤد کا قصہ، کفار کی سرزنش، حضرت سلیمان کا حال، حضرت ایوب کا واقعہ اور الیسع اور ذوالکفل کا ذکر

ع ۵ ۴۴ ۹

اہل جہنم کا جھگڑا۔ حضرت آدم و شیطان کا قصہ وغیرہ مذکور ہے

آیاتہا ۸۸ — رکوعاتہا ۵

لہ جب حضرت حمزہؓ ایمان لائے تو قریش میں ایک ہلچل مچ گئی اور ولید ابوجہل عتبہ شیبہ ہشام اور عاص وغیرہ پچیس آدمی گھبرائے ہوئے حضرت ابوطالبؑ کے پاس آئے اور عرض کی اے ہمارے سردار ہم آپکے پاس فریادی آئے ہیں آپ کے بھتیجے محمدؐ نے غضب کیا کہ ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے ہماری عقلوں کو واہی بتاتا ہے۔ ہمارے بے وقوفوں کو بہکا کر اپنے دین میں لئے لیتا ہے ہمارے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے آپ ان کو سمجھائیے کہ ان باتوں سے باز آئیں آپ نے حضرت رسولؐ کو بلایا اور انکی شکایت بیان کی حضرتؐ نے آنکھوں میں آنسو بھر کر فرمایا چچا جان میں بھی تو ان سے ایک ہی بات میں مدد مانگتا ہوں اور پھر ان سے عرب و عجم کی سلطنت کا وعدہ کرتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں اور اگر آفتاب میری داہنی جانب اور ماہتاب بائیں جانب ہوں تو بھی میں بتوں کو برا کہنے سے باز نہ آؤنگا یہانتک کہ میں یا اسکو جاری کروں یا قتل کیا جاؤں حضرت ابوطالبؑ نے فرمایا بیٹا تم اطمینان اپنا کام کرو اور میں تمہاری مدد کو ہر طرح تیار ہوں عرض یہ سنکر ابوجہل بولا (باقی برصفحہ ۷۲۳)

سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷

غرض ہے ہم لوگوں نے یہ بات پچھلے دین میں کبھی سنی بھی نہیں۔ ہو نہ ہو اس کی من گھڑت ہے کیا ہم سب

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ

لوگوں میں بس (محمدؐ ہی قابل تھا کہ) اسی پر قرآن نازل ہوا نہیں بات یہ ہے کہ ان کو (سرے سے) میرے کلام ہی میں

مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ اَمْ عِنْدَهُمْ

شک ہے کہ میرا ہے یا نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے ابھی تک عذاب کے مزے نہیں چکھے (اس وجہ سے یہ شرارت ہے)

خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ ۚ اَمْ

(اے رسولؐ) تمہارے زبردست فیاض پروردگار کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں یا سارے آسمان و

لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ فَلْيَرْتَقُوْا

زمین اور ان دونوں کے درمیان کی سلطنت ان ہی کی خاص ہے تب ان کو چاہیئے کہ رسّے یا سیڑھیاں

فِي الْاَسْبَابِ ۝۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ

لگا کر (آسمان پر) چڑھ جائیں اور انتظام کریں اے رسول (ان پیغمبروں کے ساتھ جھگڑنے والے) گروہوں میں

الْاَحْزَابِ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّ

سے یہاں تمہارے مقابلہ میں بھی ایک لشکر ہے جو شکست کھائے گا ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون

فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝۱۲ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ

میخوں والا اور ثمود اور لوط کی قوم اور جنگل کے رہنے والے (قوم شعیبؑ) یہ سب پیغمبروں کو جھٹلا چکی

لْــَٔيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۝۱۳ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ

ہیں یہی وہ گروہ ہیں (جو شکست کھا چکے) سب ہی نے تو پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب ٹھیک نازل

فَحَقَّ عِقَابِ ۝۱۴ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

ہوا اور یہ (کافر) لوگ بس ایک چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں جو (پھر انہیں) چشم زدن کی مہلت نہ

مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝۱۵ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا

دے گی اور یہ لوگ (مذاق سے) کہتے ہیں کہ پروردگار احساب کے دن (قیامت کے قبل ہی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
اے لو اس نے تو سب خداؤں کو ملیامیٹ کر کے ایک ہی خدا کو قائم رکھا اسی واقعہ کو خدا نے بیان کیا ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)
فواق عرب کے محاورات میں اس قلیل زمانہ کو کہتے ہیں جو بچہ کے دو دفعہ دودھ پینے اور دوہنے والے کے دو دفعہ دوہنے کے درمیان گزرتا ہے اور یہاں یہ مقصود ہے کہ اتنا قلیل زمانہ بھی صور کے پھونکنے اور مخلوقات کے فنا ہونے کے درمیان نہ گزرے گا اسی وجہ سے میں نے چشم زدن کے ساتھ ترجمہ کیا ہے ۱۲

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲
۱۲

قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ

جو) ہماری قسمت کا لکھا (ہو) ہمیں جلدی سے دیدے (اے رسول) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ

عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا

کرتے ہیں ان پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو بڑے قوت والے تھے (مگر صبر کیا) بیشک

الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ

وہ (ہماری بارگاہ میں) بڑے رجوع کرنیوالے تھے ہمنے پہاڑوں کو بھی تابعدار بنادیا تھا کہ اُنکے ساتھ صبح اور شام (خدا

مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ

کی) تسبیح کرتے تھے اور پرند بھی (یاد خدا کے وقت) سمٹ آتے (اور) اُنکے فرمانبردار تھے اور ہمنے انکی سلطنت کو مضبوط کردیا

وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ

اور ہمنے انکو حکمت اور بحث کے فیصلہ کی قوت عطا کی تھی (اے رسول) کیا تم تک ان دعویداروں کی بھی

نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا

خبر پہنچی ہے کہ جب وہ حجرہ (عبادت) کی دیوار پھاند پڑے (اور) جب داؤد کے پاس آکھڑے ہوئے

عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى

تو وہ اُن سے ڈر گئے ان لوگوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں (ہم دونوں) ایک مقدمہ کے فریقین ہیں کہ

بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا

ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردیجئے اور

تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ

انصاف سے نہ گزریے اور ہمیں سیدھی راہ دکھادیجئے (روئداد یہ ہے کہ) یہ (شخص) میرا بھائی

اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ

بھائی ہے اور اسکے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دُنبی ہے اس پر بھی

وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾

یہ مجھ سے کہتا ہے کہ یہ دُنبی بھی مجھی کو دے دے اور بات چیت میں مجھ پر سختی کرتا ہے داؤد نے

حضرت داؤد علیہ السلام کی حکومت

ف۱ ایک دفعہ ایک شخص نے دوسرے پر گائے چرا لینے کا حضرت داؤد علیہ السلام کے اجلاس میں دعویٰ کیا تو آپ نے مدعی سے گواہ طلب کیا اور دوسرے دن فیصلہ کا وعدہ کیا شب کو مدعا علیہ کے قتل کا خواب میں حکم ہوا مگر آپ کو سبب قتل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تامل ہوا تو دوسرے تیسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا تو آمادہ ہوئے مگر جب مدعا علیہ نے سبب پوچھا تو آپنے حکم خدا بیان کردیا تب اُسنے خود بیان کیا کہ میں نے اس کے باپ کو قتل کرکے گائے پر قبضہ کیا ہے اسکے بعد وہ قتل کیا گیا اسی دن سے آپ کا رعب و دبدبہ تمام رعایا پر بیٹھ گیا۔ ۱۲ ف۲ بحث سے وہ بحث مراد ہے جو مقدمہ کے فریق آپس میں ایک دوسرے کو یا حاکم کو مخاطب کرکے کہتے ہیں۔ ۱۲ ف۳ حضرت داؤد کے سامنے حضرت ابراہیم وغیرہ کا فرشتے ذکر کرتے تو بہت ادب و تعظیم اور القاب آداب کے ساتھ ایک دفعہ حضرت داؤد نے سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ چونکہ ان حضرات کا خدا نے بڑی بڑی بلاؤں کا سامنا کرکے امتحان لیا۔ اور یہ حضرات امتحان میں پورے اترے اسوجہ سے خدا نے یہ عزت دی ہے اس پر آپ نے بھی امتحان کی تمنا کی تاکہ اونچے درجوں پر فائز ہوں تو خدا نے منظور کیا اور آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک روز مقدمات کے فیصلہ کرتے اور ایک روز اپنے ضروری کام دیکھتے اور ایک روز عبادت کرتے اور عبادت کے دن مکان کے دروازے بند کرکے کمرے پر بیٹھتے اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ ہوتی (باقی برصفحہ ۷۲۵)

حضرت داؤد علیہ السلام کا امتحان

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَ

(بغیر اس کے کہ مدعا علیہ سے کچھ پوچھیں) کہدیا کہ یہ جو تیری دُنبی مانگ کر اپنی دنبیوں میں ملانا چاہتا ہے تو یہ

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شرکا کی یقیناً (یہ حالت ہے کہ) ایک دوسرے پر ظلم کیا کرتے ہیں مگر جن لوگوں نے (سچے دل سے)

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَ

ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے (وہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں (یہ سُن کر دونوں

ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّ

چل دیئے) اور اب داؤد نے سمجھا کہ ہمنے ان کا امتحان لیا (اور وہ ناکامیاب رہے) پھر تو اپنے پروردگار سے

اَنَابَ ۩ ۲۴ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ

بخشش کی دُعا مانگنے لگے اور سجدہ میں گر پڑے اور میری طرف رجوع کی تو ہمنے (ان کی وہ لغزش معاف کردی اور

حُسْنَ مَاٰبٍ ۲۵ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ

اسمیں شک نہیں کہ ہماری بارگاہ میں انکا تقرب اور اچھا انجام ہے (ہمنے فرمایا) اے داؤد ہمنے تمکو زمین میں (اپنا) نائب

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ

قرار دیا تو تمکو لوگوں کے درمیان بالکل ٹھیک فیصلہ کرلیا کرو اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ ورنہ یہ پیروی تمہیں خدا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

کی راہ سے بہکادے گی اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کی بڑی سخت سزا

اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۲۶ ع وَ

ہوگی کیونکہ ان لوگوں نے حساب کے دن (قیامت) کو بھلا دیا اور ہم نے

مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ

آسمان اور زمین اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں بیکار نہیں پیدا کیا یہ اُن لوگوں کا

ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ ۲۷

خیال ہے جو کافر ہو بیٹھے تو جو لوگ دوزخ کے منکر ہیں اُن پر افسوس ہے کیا جن لوگوں نے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
آپ عبادت ہی میں مشغول تھے کہ آدمی کی صورت میں دو فرشتے کھڑکی سے پھاند کر آپ کے پاس ایک فرضی مقدمہ امتحان لینے کی غرض سے لائے آپنے مدعا علیہ کا بیان بھی لیا اور نہ مدعی سے گواہ طلب کئے اور فیصلہ کردیا بس یہی امر خدا کو ناگوار گذرا اور حضرت داؤدؑ بھی سمجھے کہ وہ امتحان میں ناکامیاب رہے اسی پر گریہ وزاری شروع کی یہاں تک کہ نماز کے سوا چالیس روز تک سجدہ سے نہ سر اٹھایا اور اتنا روئے کہ آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی اور گھاس اگ آئی تو خدا نے معاف کر دیا یہ اتنا واقعہ ہے مگر بعض مفسرین نے اوریا کا مصنوعی قصہ گھڑ کے حضرت داؤدؑ پر ایسا الزام لگایا جو نبی تو بڑا مرتبہ رکھتے ہیں ایک شریف مرد آدمی کے واسطے بھی زیبا نہیں اسی بنا پر جناب امیرؑ نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت داؤدؑ کا قصہ، قصہ خوانوں کی طرح بیان کرے گا۔ اس پر ایک سو ساٹھ دُرّے لگاؤں گا غرض اوریا کی بیوی کا قصہ محض افترا اور ایک نبی پر بہتان عظیم ہے خدا بچائے۔ ۱۲-۱۳-۱۲

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ

ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے ان کو ہم ان لوگوں کے برابر کر دیں جو روئے زمین

فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

میں فساد پھیلایا کرتے ہیں۔ یا ہم پرہیزگاروں کو مثل بدکاروں کے بنا دیں (اے رسول) کتاب (قرآن)

اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

جو ہم نے تمہارے پاس نازل کی ہے (بڑی) برکت والی ہے۔ تاکہ لوگ اسکی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ عقل والے

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ ۭ اِذْ

نصیحت حاصل کریں اور ہم نے داؤد کو سلیمان (سا بیٹا) عطا کیا (سلیمان بھی) کیا اچھے بندے تھے بیشک وہ (ہماری طرف)

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ

رجوع کرنیوالے تھے اتفاقاً ایکدفعہ تیسرے پہر خاصے کے اصیل گھوڑے انکے سامنے پیش کئے گئے تو دیکھنے میں الجھے (نوافل میں دیر

اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ

ہوگئی جب یاد آیا تو) بولے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر مال کی الفت کو ترجیح دی یہاں تک کہ آفتاب (مغرب کے)

بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ

پردہ میں چھپ گیا (تو بولے اچھا) ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ (جب آئے تو دیر کے کنارہ میں گھوڑوں

الْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ

کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے (کاٹنے) لگے اور ہم نے سلیمان کا امتحان لیا اور انکے تخت پر ایک جسم (بیجان)

جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ

دھڑ لاکر گرایا پھر (سلیمان نے میری طرف) رجوع کی (اور) کہا پروردگار مجھے بخش دے اور مجھے وہ ملک عطا فرما جو میرے

مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

بعد کسی کے واسطے شایاں نہ ہو اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا ہے

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾

تو ہمنے ہوا کو اُن کا تابع کر دیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے تھے انکے حکم کے مطابق دھیمی چال چلتی تھی

۱ جیاد کے معنی عمدہ گھوڑوں کے ہیں مگر چونکہ شاہی سواری کے عمدہ گھوڑے خاصے کے گھوڑے کہلاتے ہیں اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا اور صافنات ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو بندھے رہنے کی حالت میں تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور ایک سم کا سرا زمین سے لگا ہو مگر چونکہ یہ عرب کے اصیل گھوڑوں کی علامت ہے اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

۲ حضرت سلیمانؑ اگرچہ ایک بڑے عظیم الشان بادشاہ تھے مگر پھر بھی نبی تھے دمشق اور نصیبین کے کفار پر چڑھائی اور جہاد کا ارادہ تھا اور اسکی تیاری میں عمدہ گھوڑے اپنے سامنے طلب کئے جو کسی نے تحفۃً بھیجے تھے اور آپ ان کے دیکھنے میں ایسے منہمک ہوئے کہ آخر وقت جو دعائیں یا وظائف پڑھتے تھے ترک ہو گئے اور آفتاب غروب ہو گیا اس کا آپ کو ایسا صدمہ ہوا کہ باوجودیکہ یہ بھی ایک امر جہاد تھا کہ جہاد کی غرض سے گھوڑے چنے جاتے تھے مگر چونکہ اپنے ذاتی شوق کی چیز تھی اسوجہ سے ان مستحبی وظائف کے ترک ہو جانے کے کفارہ میں آپ نے انہی گھوڑوں کی خدا کی راہ میں قربانی کر ڈالی (گوشت فقرا و مساکین کو تقسیم کر دیا اس قصہ کے متعلق مفسرین کے اور اقوال لغو اور باطل ہیں یہ ایک پیغمبر خدا پر خواہ مخواہ کا الزام ہے جو کسی طرح عقل سلیم قبول نہیں کرتی۔ ۱۲

۳ حضرت سلیمانؑ کے لشکر میں اگرچہ آدمی بھی تھے مگر جنات کچھ زیادہ کام کرتے تھے اور انکو خواہ مخواہ اس پر بھی ناز تھا اور آپ کو ان کی دلجوئی کرنی پڑتی ایک دفعہ ان کے بیجا ناز پر یہ فرمایا کہ میرے ستر بیبیاں ہیں میں سب کے پاس جاؤں تو ستر بیٹے پیدا ہوں مگر آپ نے اس وقت انشاء اللہ نہیں کہا تھا پیغمبر کی اتنی بات بھی شان نبوت سے گری ہوئی تھی خدا کو ناگوار گزری اس کا نتیجہ یہ ہوا اگرچہ آپ نے سب بی بیوں سے صحبت کی مگر صرف ایک بی بی کے لڑکا ہوا اور وہ بھی مردہ بیجان لوگوں نے اسکو آپکے تخت پر لا کر ڈالدیا کہ لیجیے یہی آپکا تاج و تخت ہے اب آپکو انشاء اللہ ذکر کا خیال آیا اور درگاہ باری میں توبہ و گریہ زاری میں مشغول ہوئے تو خدا نے اس سے درگذر فرمائی معاذ اللہ سچ ہے جن کے رتبے ہیں سوا انکو سوا مشکل ہے۔ اس واقعہ کے متعلق بھی لوگوں نے بہت سے مہمل قصے گھڑے ہیں جو قابل ذکر نہیں ہیں۔

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝۳۷ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ

اور (اسی طرح) جتنے شیاطین (دیو) عمارت بنانیوالے اور غوطہ لگانیوالے تھے سب کو (تابع کر دیا اور اسکے علاوہ)

فِي الْاَصْفَادِ ۝۳۸ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ

دوسرے دیوؤں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے (اے سلیمان) یہ ہماری بے حساب عطا ہے پس (اسے لوگوں کو دیکر) احسان

حِسَابٍ ۝۳۹ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝۴۰ وَ

کر دیا (سب) اپنے ہی پاس رکھو۔ اور اس میں شک نہیں کہ سلیمان کی ہماری بارگاہ میں قرب و منزلت اور عمدہ جگہ ہے اور

اذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ

(اے رسول) ہمارے (خاص) بندے ایوب علیہ السلام کو یاد کرو جب انھوں نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مجھ کو شیطان

بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝۴۱ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ

نے بہت اذیت اور تکلیف پہنچا رکھی ہے تو ہمنے کہا اپنے پاؤں سے (زمین کو) ٹھکراؤ (اور چشمہ نکلا تو ہمنے کہا)

بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝۴۲ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ

اے (ایوب) تمہارے نہانے اور پینے کے واسطے یہ ٹھنڈا پانی (حاضر) ہے اور ہم نے اُنکے لڑکے بالے اور اُنکے ساتھ

رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۴۳ وَخُذْ بِيَدِكَ

اتنے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے عطا کئے۔ اور عقلمندوں کے لئے عبرت و نصیحت (قرار دی) اور ہم نے کہا اے

ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ

ایوب تم اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا لو اور اس سے (اپنی بی بی کو) مارو اپنی قسم میں جھوٹے نہ بنو ہم نے ایوب کو

الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۴۴ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَ

یقیناً صابر پایا وہ کیا اچھے بندے تھے بیشک وہ (ہماری بارگاہ میں) بڑے جھکنے والے تھے اور (اے رسول) ہمارے بندوں

يَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝۴۵ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ

میں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو قوت اور بصیرت والے تھے ہم نے ان لوگوں کو ایک خالص صفت آخرت کی

ذِكْرَى الدَّارِ ۝۴۶ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝۴۷

یاد سے ممتاز کیا تھا اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہماری بارگاہ میں برگزیدہ اور نیک لوگوں میں

ع ۳ ۱۴ ۱۲

ایوب علیہ السلام

آپ شروع ہی سے بہت بڑے دولت مند تھے اور خدا نے انکے بالے بھی کثرت سے عطا فرمائے تھے اور آپ ہمیشہ خدا کی عبادت اور شکریہ میں بسر کرتے تھے اسی برس تک تو یوں گزری کہ دولت اور اولاد دیکر امتحان ہوا اب دوسری طرح امتحان شروع ہوا سب اولادیں مر گئیں دولت تباہ ہو گئی جانور ہلاک ہو گئے کھیتیاں برباد ہو گئیں خود طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے فاقہ پر فاقے ہونے لگے غرض ہر طرح مجبور ہو گئے مگر شکر کے سوا اُف تک نہ کیا ایک بی بی تھیں کہ ہر طرح ساتھ اور خدمتیں کرتی تھیں سات برس ان تمام تکلیفوں میں گزرے تو شیطان کے بہکانے سے لوگوں نے آپ کو طعنے دینے شروع کئے کہ آخر تم نے کونسا گناہ کیا ہے جس سے تم پر یہ مصیبت آئی بلکہ خود شیطان نے بھی ان سے کہا کہ تمہارا مرض تنا طولانی ہو گیا مگر تمہارا خدا تم پر رحم نہیں کرتا اب حضرت کو تاب ضبط نہ رہی اور خدا سے دعا کی تو ایک قدرتی نہر جاری ہو گئی اسی میں آپ نہائے اسی کا پانی پیا اور صحت ہو گئی اور پھر خدا نے جتنی اولاد اور دولت دی تھی اس سے زیادہ دوبارہ عطا فرمائی اسی بیماری کے زمانہ میں شیطان انکی بی بی کے سامنے ایک طبیب کی صورت میں آیا یہ فرط محبت اور آپکی راحت و تکلیف کا خیال کر کے اس سے علاج کی تمنا کرنے لگیں وہ بولا میں اس شرط سے علاج کرتا ہوں کہ وہ صحت کے بعد کہدیں کہ تو نے مجھے صحت دی ہے یہ بیچاری اگرچہ نیک زادی تھیں مگر شوہر کی محبت تو بڑی چیز ہے اسکے فقرہ میں آگئیں اور حضرت ایوب سے جا کر بیان کیا آپکو سخت صدمہ پہنچا اور مرض کی جھلاہٹ اور اپنے صبر شکر کے خلاف شیطان کی مکاری کے غصہ میں قسم کھائی کہ اگر میں اچھا ہوا تو سو کوڑے مارونگا جب صحت (باقی بر صفحہ ۷۲۸)

لہ اللہ اللہ خدا کے خاص بندوں کی بھی عجیب و غریب حالت ہے کبھی تو ان کا خوشحالی و راحت سے امتحان لیا جاتا ہے اور کبھی تکلیف و رنج سے اور اس کی لذت کو بھی کچھ وہی لوگ خوب سمجھتے ہیں حضرت ایوب بن عیص حضرت یوسف کے نانا تھے اور آپ کی بی بی کا نام رحیمہ تھا بنو لیخا کے بطن سے تھیں اور بعضوں نے آپ کی بی بی کا نام قبا بنت یعقوب کہا ہے

وَاذْكُرْ إِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۸﴾

ہیں اور (اے رسول) اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو (بھی) یاد کرو[1] اور (یہ) سب نیک بندوں

هٰذَا ذِكْرٌ ۗ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ

ہیں یہ ایک نصیحت ہے اور (اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کیلئے (آخرت میں) یقینی اچھی آرامگاہ ہے (یعنے ہمیشہ

مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٔينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا

رہنے کے (بہشت کے) سدا بہار باغات جنکے دروازے انکے لئے برابر کھلے ہونگے اور وہ لوگ وہاں تکیے لگائے ہوئے (چین سے

بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِندَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

بیٹھے) ہونگے وہاں (خدام بہشت سے) میوے اور شراب منگوائیں گے اور انکے پہلو میں نیچی نظروں والی (شرمیلی) حسین بی بیاں ہونگی

أَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ إِنَّ هٰذَا

(مومنو) یہ وہ چیزیں ہیں جن کا حساب کے دن (قیامت) کیلئے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ ہماری (دی ہوئی) روزی

لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطّٰغِينَ لَشَرَّ

ہے جو کبھی تمام نہ ہوگی یہ (پرہیزگاروں کا انجام) ہے اور سرکشوں کا تو یقینی برا ٹھکانا ہے جہنم جس میں

مَآبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ

ان کو جانا پڑے گا تو وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور اسی طرح انواع

فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾

اقسام کی دوسری چیزیں ہیں تو یہ لوگ انہیں پڑے چکھا کریں (کچھ لوگوں کے بارے میں بروں سے) کہا جائیگا یہ

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ

(تمہاری چیلونکی) فوج بھی تمہارے ساتھ ہی ٹھونسی جائیگی انکا بھلا[2] نہ ہو یہ سب بھی دوزخ کے جانیوالے

صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۚ أَنتُمْ

ہیں (تو چیلے) کہیں گے (ہم کیوں) بلکہ تم (جہنمی ہو) تمہارا ہی بھلا نہ ہو تم ہی لوگوں نے تو اس (بلا) سے ہمارا سامنا کرادیا

قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا

تو جہنم بھی کیا بری جگہ ہے (پھر وہ) عرض کرینگے پروردگار جس شخص نے ہمارا اس (بلا) سے

حضرت الیسعؑ و ذوالکفلؑ کا ذکر

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ہوئی تو خدا نے قسم پوری کرنے کی یہ ترکیب بتائی کہ سو سیکوں کا مٹھالے کر ایک دفعہ مارو۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

[1] حضرت اسمٰعیلؑ کا حال تو سن چکے کہ حضرت ابراہیمؑ کے بڑے پیارے چھوٹے صاحبزادے ہیں اور سارے عرب کے لوگ آپ ہی کی نسل سے ہیں حضرت الیسع جنکے لیسع اور لیسع نام بھی ہیں ان کا بھی میں حضرت الیاسؑ کے قصہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ آپ اخطوب کے بیٹے اور حضرت الیاسؑ کے خلیفہ ہیں پھر آخر میں پیغمبر ہوئے ذوالکفل کے معنے ہیں کفالت کرنے والا حضرت ذوالکفل کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل نے پیغمبروں کے قتل کرنے کا بازار گرم کر رکھا تھا آپنے سو پیغمبروں کی جان بچائی تھی اور خود آپ ایسے عابد تھے کہ سو آدمیوں کے برابر نماز پڑھتے تھے آپ کا نام نامی بروایتے بشر تھا اور آپ حضرت ایوبؑ کے صاحبزادے تھے۔ ۱۲

[2] لا مرحبا بھم کے اصل معنے ان کو کشادگی اور فراخی نہ ہو میں نے محاورہ کے موافق اسکے کچھ عام لفظ میں ترجمہ کیا ہے کیونکہ اردو میں ایسے محل پر یہی بولا جاتا ہے۔ ۱۲

هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ

سامنا کرادیا تو تو اسپر ہم سے بڑھکر جہنم میں دُوگنا عذاب کر اور (پھر آخود بھی کہیں گے ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم جن کو

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا

لوگوں کو (دُنیا میں) شریر شمار کرتے تھے ہم انکو یہاں دوزخ میں نہیں دیکھتے کیا ہم اُن سے (ناحق) مسخراپن کرتے

أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ

تھے یا اُن (کی طرف سے) ہماری آنکھیں پلٹ گئی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جہنمیوں کا باہم جھگڑنا یہ بالکل یقینی

أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ

ٹھیک ہے (اے رسول) تم کہدو کہ میں تو بس (عذاب خدا سے) ڈرانیوالا ہوں اور یکتا قہار خدا کے سوا کوئی

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ

معبود قابل پرستش نہیں سارے آسمان اور زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں (سب کا) پروردگار

الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾

غالب بڑا بخشنے والا اے رسول تم کہدو کہ یہ (قیامت) ایک بہت بڑا واقعہ ہے جس سے تم لوگ (خواہ مخواہ) منہ پھیرتے ہو

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾

عالم بالا کے رہنے والے (فرشتے) جب باہم بحث کرتے تھے اسکی مجھے بھی خبر نہ تھی میرے پاس تو بس وحی

إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ

کی گئی ہے کہ میں (خدا کے عذاب سے) صاف صاف ڈرانے والا ہوں (وہ بحث یہ تھی کہ جب تمہارے

لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ

پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک آدمی بنانیوالا ہوں تو جب میں اسکو درست کرلوں

وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٧٢﴾

اور اس میں اپنی (پیدا کی ہوئی) روح پھونکدوں تو تم سب کے سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا تو سب کے سب

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ اسْتَكْبَرَ

کل فرشتوں نے سجدہ کیا مگر (ایک) ابلیس نے کہ وہ شیخی میں آگیا اور کافروں میں ہو گیا

اہل جہنم کا جھگڑا

حضرت آدم کا قصہ

ع ۴ ۲۳ ۱۳

لہ یہ مومنین کی طرف اشارہ ہے جن کو یہ لوگ بدکار سمجھتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ ہمارے ہی ساتھ وہ بھی جہنم میں ہونگے ۱۲

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ

خدا نے (ابلیس سے) فرمایا کہ اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنی خاص

اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ

قدرت سے پیدا کیا (بھلا) اسکو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے روکا کیا تو نے تکبر کیا کیا واقعی تو

مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ

بڑے درجے والوں میں ہے ابلیس بول اُٹھا کہ میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا

وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾

کیا اور اسکو تو نے گیلی مٹی سے پیدا کیا (کہاں آگ کہاں مٹی) خدا نے فرمایا کہ تو یہاں سے نکل (دور ہو) تو تو یقینی

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْ

مردود ہے اور تجھ پر روز جزا (قیامت) تک میری پھٹکار پڑے گی۔ شیطان نے عرض کی پروردگار تو مجھے اس دن

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى

تک کی مہلت عطا کر جسمیں سب لوگ (دوبارہ) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے فرمایا تجھے ایک وقت معین کے دن

يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾

تک کی مہلت دی گئی وہ بولا تیرے ہی عزت (وجلال) کی قسم ان میں سے تیرے خالص بندوں کے سوا سب کے سب

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۖ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾

کو ضرور گمراہ کروں گا خدا نے فرمایا تو (ہم بھی) حق بات (کہے دیتے ہیں) اور میں تو حق ہی کہا کرتا ہوں کہ میں

لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾

تجھ سے اور جو لوگ تیری تابعداری کریں گے ان سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا (اے رسول) تم کہدو کہ میں

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾

تو تم سے نہ اس (تبلیغ رسالت کی) مزدوری مانگتا ہوں اور نہ میں (جھوٹ موٹ) بناوٹ کرنے والا ہوں

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾

یہ (قرآن) تو بس سارے جہان کے لئے نصیحت ہے اور کچھ دنوں بعد تم کو اسکی حقیقت معلوم ہو جائیگی۔

شیطان کا قصہ

اٰیاتہا ۷۵ (۳۹) سُوْرَۃُ الزُّمَرِ مَکِّیَّۃٌ (۵۹) رکوعاتہا ۸

سورۂ زمر لہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اُس کی پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّآ

(اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا اُس خدا کی بارگاہ سے ہے جو (سب پر) غالب حکمت والا ہے (اے رسول)

اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ

ہمنے کتاب (قرآن) کو بالکل ٹھیک نازل کیا ہے تو تم عبادت کو اسی کیلئے خالص کرکے خدا کی بندگی کیا کرو آگاہ ہو کر

الدِّیْنَ ۝ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا

عبادت تو خاص خدا ہی کیلئے ہے اور جن لوگوں نے خدا کے سوا (اور وں کو اپنا) سرپرست بنا رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم تو

مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ

انکی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں ہمارا تقرب بڑھا دیں گے

زُلْفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ فِیْ مَا ھُمْ فِیْہِ

اس میں شک نہیں کہ جس بات میں یہ لوگ جھگڑتے ہیں (قیامت کے دن) خدا انکے

یَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ کٰذِبٌ

درمیان اسمیں فیصلہ کر دیگا۔ بیشک خدا جھوٹے ناشکرے کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا اگر

کَفَّارٌ ۝ لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی

خدا کسی کو (اپنا) بیٹا بنانا چاہتا تو اپنے مخلوقات میں سے جسے چاہتا منتخب کر لیتا (مگر) وہ تو

مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَہٗ ؕ ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ

اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔ وُہ تو یکتا بڑا زبردست اللہ

الْقَھَّارُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ

ہے۔ اسی نے سارے آسمان اور زمین کو بجا (درست) پیدا کیا وہی رات کو دن پر اوڑھ

لہ اس سورہ میں قرآن کا خدائی کتاب ہونا خدا کی کوئی اولاد نہیں خدا کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا انسان کی حالت سچے مومنوں کی تعریف صابروں کے صلے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی مدح ابولہب کی مذمت قرآن کی توصیف موحد و مشرک کی مثال حضرت علی کی مدح خدا کے بندوں کے لئے کفایت رسول لوگوں کے ذمہ دار نہیں خدا ہی کا سارا جہان ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو قیامت میں کفار کی حسرت خدا کی قدر جیسی چاہیئے نہیں ہوئی قیامت کا ذکر اہل جہنم و جنت کی حالت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

خدا کی کوئی اولاد نہیں

يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَ

تلے لپیٹتا ہے اور وہی دن کو رات پر تہ بہ تہ لپیٹتا ہے اور اسی نے آفتاب اور

سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا

ماہتاب کو اپنے بس میں کر لیا ہے کہ یہ سب کے سب اپنے (اپنے) مقرر وقت پر چلتے رہینگے آگاہ رہو کہ وہ

هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

غالب بڑا بخشنے والا ہے اُسی نے تم سب کو ایک ہی شخص سے پیدا کیا پھر اُس

ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ

(کی باقی مٹی) سے اُس کی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور اسی نے تمہارے لئے آٹھ قسم کے[1]

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا

چارپائے پیدا کئے وہی تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک قسم کی پیدائش کے بعد دوسری

مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

قسم (نطفہ جما ہوا خون لوتھڑا) کی پیدائش سے تمہارے تہرے اندھیروں (پیٹ رحم اور جھلی) میں پیدا کرتا ہے وہی اللہ تمہارا

لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ اِنْ

پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے اُسکے سوا معبود نہیں تو تم لوگ کہاں پھرے جاتے ہو اگر تم نے اُس کی

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ

ناشکری کی تو (یاد رکھو کہ) خدا تم سے بالکل بے پروا ہے اور اپنے بندوں سے کفر اور[2] ناشکری کو پسند

الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

نہیں کرتا اور اگر تم شکر کروگے تو وہ اسکو تمہارے واسطے پسند کرتا ہے اور (قیامت میں) کوئی کسی (کے

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

گناہ) کا بوجھ اپنی گردن پر نہیں اٹھائیگا پھر تم کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے تو (دنیا میں) تم جو کچھ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(بھلا یا برا) کرتے تھے وہ تمہیں سنا دیگا وہ تو یقیناً دلوں کے راز (تک) سے خوب واقف ہے اور

[1] بھیڑ نر و مادہ اونٹ نر و مادہ گائے مادہ اور نر بکری مادہ اور نر یہ آٹھ ہوئے۔

[2] اس سے ان لوگوں کو تنبیہ حاصل کرنی چاہیئے جو کہتے ہیں کہ نیک و بد خیر و شر سب کچھ خدا ہی کی طرف سے ہے اور وہی فعل شر کا بھی خالق ہے بھلا جب وہ خود کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا تو اس کو کس نے مجبور کر کے اس سے پیدا کرایا معاذ اللہ۔ ۱۲ - ۱۲

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا

آدمی ۱؎ کیحالت تو یہ ہے کہ جب اسکو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف رجوع کرکے اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے

خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ

(مگر) پھر جب خدا اپنی طرف سے اسے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو جس کام کیلئے پہلے اس سے دعا کرتا تھا اسے بھلا دیتا ہے اور

وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ

(بلکہ) خدا کا شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (اس ذریعہ سے اور لوگوں کو بھی) اسکی راہ سے گمراہ کردے (اے رسول) ایسے شخص سے کہدو

بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۣ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اَمَّنْ هُوَ

کہ تھوڑے دنوں اور اپنے کفر کی حالت میں چین کرلو (آخر) تو یقینی جہنمیوں میں ہوگا کیا جو شخص رات ۲؎ کے اوقات

قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا

میں سجدہ کرکے اور کھڑے کھڑے (خدا کی) عبادت کرتا ہو اور آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کا

رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ

امیدوار (ناشکرے) کافر کے برابر ہو سکتا ہے (اے رسول) تم پوچھو تو کہ بھلا کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ قُلْ يٰعِبَادِ

برابر ہو سکتے ہیں (مگر) نصیحت عبرت تو بس عقلمند ہی لوگ مانتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ اے میرے ایماندار بندو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

اپنے پروردگار (ہی) سے ڈرتے رہو (کیونکہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی انہیں کیلئے (آخرت میں) بھلائی ہے

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى

اور خدا کی زمین تو کشادہ ہے (جہاں عبادت نہ کرسکو اسے چھوڑ دو) صبر کرنے والوں ہی کو تو اُن کا

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ

بھرپور بے حساب بدلہ دیا جائے گا (اے رسول) تم کہدو کہ مجھے یہ تو حکم دیا گیا ہے

اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ

کہ میں عبادت کو اسی کے لئے خالص کرکے خدا ہی کی بندگی کروں اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا

۱؎ یہ آیت اگرچہ ابوالفضیل کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی تو خدا کی طرف رجوع اور حضرت رسول کی تصدیق کرتا اور توبہ وزاری میں مشغول ہوتا اور جب اسکو راحت ملتی تو توبہ کو بھول جاتا اور حضرت کو جادوگر کہنے لگتا مگر یہ خدا کے خاص بندوں کے سوا عموماً ہر انسان کی یہ حالت ہے کہ تکلیف میں تو خدا یاد آتا ہے اور پھر کچھ نہیں۔ ۱۲

ع ۹

۲؎ یہ بھی خدا کے خاص بندوں کی صفت ہے جو راتوں کو شب بیداری خدا کے خوف سے گریہ وزاری اور نماز تہجد وغیرہ میں مشغول رہکر بسر کرتے ہیں اور اس سے جو لوگ مقصود ہو سکتے ہیں اور سچے مصداق ہیں وہ ظاہر ہے کہ ائمہ کے سوا کون ہو سکتا ہے اسی بنا پر تو جناب امیرؑ فرماتے تھے کہ میرے خوف کی یہ حد ہونی چاہیئے کہ تو اسکا خیال رکھ کہ اگر میں تمامی مخلوقات کی نیکیاں لیکر جاؤں گا تو بھی نہ قبول کریگا اور امید کی یہ حد ہو کہ اگر میں تمام دنیا کے گناہ کرونگا تو بھی بخشدے گا ۱۲

صابروں کو بے حساب اجر دیا جائیگا

اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

مسلمان ہوں (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے (سخت) دن (قیامت)

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾

کے عذاب سے ڈرتا ہوں (اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں اپنی عبادت کو اسی کیواسطے خالص کرکے خدا ہی کی بندگی کرتا ہوں (۱۴) اب

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ

رہے تم (تو) اسکے سوا جسکو چاہو پوجو (اے رسولؐ) تم کہدو کہ فی الحقیقت گھاٹے میں وہی لوگ ہیں جنھوں نے (۱۵) اپنا اور

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ

اپنے (لڑکے بالوں کا) قیامت کے دن گھاٹا کیا آگاہ رہو کہ صریحی (کھلم کھلا) گھاٹا یہی ہے کہ اُن کے

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ

لئے اُن کے اُوپر (۱۶) سے آگ ہی کے اوڑھنے ہونگے اور اُنکے نیچے بھی (آگ ہی کے) بچھونے یہ وہ عذاب ہے

مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ

جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھی سے ڈرتے رہو اور جو (۱۷) لوگ

يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ

بتوں سے اُن کے پوجنے سے بچے رہے اور خدا ہی کی طرف رجوع

يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ

کی اُن کے لئے (جنت کی) خوشخبری ہے تو (اے رسولؐ) تم میرے (خاص)

عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ

بندوں کو خوشخبری دیدو جو بات کو جی لگا کر سنتے ہیں اور پھر اس میں سے اچھی بات پر عمل

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾

کرتے ہیں یہی لوگ وہ ہیں جن کی خدا نے ہدایت کی اور یہی لوگ عقلمند ہیں تو (اے رسولؐ) بھلا

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾

جس (۱۸) شخص پر عذاب کا وعدہ پورا ہو چکا ہو تو کیا تم اس شخص کو خلاصی دے سکتے ہو جو آگ میں

حضرت ابوذر و سلمان کی مدح

۱۵ کیونکہ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں اُن کے لڑکے بالے بھی دیکھ کر وہی کرنے لگتے ہیں اور آخر کیا کہے ہو جاتے ہیں۔ ۱۲

۱۶ ظلل کے اصل معنے کے لحاظ سے ایک خوبصورت ترجمہ اس کا یوں بھی ہو سکتا ہے اُن کے اُوپر سے آگ کی چھتوں کی چھتیں ہوں گی اور اُنکے نیچے سے تہوں کی تہیں واللہ اعلم ۱۲

۱۷ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ یہ اور اس کے بعد والی دونوں آیتیں تین شخصوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں زید بن عمرو بن نفیل ابوذر غفاری اور سلمان فارسی اور ابن مردویہ نے بروایت ابن عمر زید بن عمرو کی جگہ سعید بن زید کو لکھا ہے کیونکہ حضرت رسالتمآب کی بعثت کے قبل بھی لا الہ الا اللہ کے مقر اور بتوں کو بھی پوجنے سے متنفر تھے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۳۲۵ مطبوعہ مصر ۱۲

۱۸ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت ابولہب کے بارے میں نازل ہوئی جو آپ کا سوتیلا چچا تھا۔ ۱۲

ابولہب کی مذمت

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ

(پڑا) ہو مگر جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے اُن کے اُونچے اُونچے محل ہیں (اور) بالاخانوں پر

مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ

بالاخانے بنے ہوئے ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں (یہ) خدا کا وعدہ ہے (اور) خدا وعدہ خلافی نہیں کیا

اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝۲۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ

کرتا کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اسکو زمین میں چشمے

يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ

بناکر جاری کیا پھر اسکے ذریعہ سے رنگ لہ برنگ (کے غلہ) کی کھیتی اُگاتا ہے پھر (پکنے کے بعد) اسکو سوکھ

يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

جاتی ہے تو تم کو وہ زرد دکھائی دیتی ہے پھر خدا اسے چور چور (بھوسا) کر دیتا ہے بیشک اس میں عقلمندوں

لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۲۱ ع اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ

کیلئے (بڑی) عبرت و نصیحت ہے تو کیا وہ شخص جسکے سینہ کو خدا نے (قبول) اسلام کے لئے کشادہ کر دیا ہے

لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ

تو وہ اپنے پروردگار کی (ہدایت) کی لہ روشنی پر (چلتا) ہے (گمراہوں کے برابر ہو سکتا ہے افسوس تو انلوگوں

مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۲ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ

پر ہے جن کے دل خدا کی یاد سے (غافل ہو کر) سخت ہو گئے ہیں یہ لوگ صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں خدا نے

الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ

بہت ہی اچھا کلام یعنے یہ کتاب نازل فرمائی (جسکی آیتیں) ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں لہ اور (ایک بات کئی کئی بار)

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ

دُھرائی گئی ہے اُسکے سُننے سے اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے لہ ڈرتے ہیں پھر اُنکے

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

جسم نرم ہو جاتے ہیں اور اُنکے دل خدا کی یاد کی طرف باطمینان متوجہ ہو جاتے ہیں یہ خدا کی ہدایت ہے اسی سے جس کی چاہتا

لہ جیسے ماش، مونگ ارہر، گیہوں، جو اور چاول وغیرہ کہ سب رنگ میں جداگانہ ہیں ۱۲

لہ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ و حضرت حمزہؓ اور دوسری روایت کے مطابق حضرت علیؑ و عمارؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد کی آیت ابولہب کے حق میں لہ قرآن مجید ایک دفعہ تو نازل ہوا نہیں بلکہ تیئس برس میں وقتاً فوقتاً ضرورت کے موافق نازل ہوتا رہا مگر باوجود اس کے کیا مجال کہ کہیں اختلاف یا تناقض پایا جاتا ہو اگر ضرورت کی وجہ سے ایک ہی مطلب کی آیتیں کئی کئی دفعہ نازل ہوئی ہیں تو بھی خیالات ایک تعلیم ایک، یہ بھی قرآن مجید کے کلام خدا ہونیکی ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ انسان کے بچپنے سے بڑھاپے تک کے خیالات میں آسمان و زمین کا فرق ہو جاتا ہے آج اگر ایک چیز کو اچھا سمجھتا ہے تو دو برس کے بعد اسی کو برا ایک وقت ایک چیز کو پسند کرتا ہے اور دوسرے وقت اس کے خلاف کی چیز کو مگر قرآن کی تعلیم جس طرح شروع ہوئی اسی ڈھرے پر آخر تک رہی ۱۲

لہ اسی بنا پر جناب امام حسن علیہ السلام اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عابد و زاہد تھے حج کو مدینے سے مکہ پیدل جاتے جب اپکے سامنے موت (باقی برصفحہ)

ع ۱۲

قرآن کی توصیف

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ

ہے ہدایت کرتا ہے اور خدا جس کو گمراہی پر چھوڑ دے تو اسکا کوئی راہ پر لانے والا نہیں تو کیا جو شخص قیامت کے دن

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا

اپنے منہ کو بڑے عذاب کی سپر بنائے گا (ناجی ۱۲ کے برابر ہو سکتا ہے) اور ظالموں سے کہا جائیگا کہ تم (دُنیا میں) جیسا کرتے

كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ

تھے اب اسکے مزے چکھو جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے انھوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تو اُنپر عذاب اس طرح آپہنچا

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ

کہ انہیں خبر بھی نہ ہوئی تو خدا نے انھیں (اسی) دُنیا کی زندگی میں رسوائی (کی لذت) چکھا دی اور

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

آخرت کا عذاب تو یقینی اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش یہ لوگ (یہ بات) جانتے

يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ

اور ہمنے تو اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھانے کے) واسطے ہر طرح کی مثل بیان

كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ

کر دی ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں (ہمنے تو صاف اور سیدھی) ایک عربی قرآن (نازل کیا)

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ

جسمیں فی (ابھی کجی (پیچیدگی) نہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ کر خدا سے ڈریں خدا نے ایک مثل بیان کی ہے کہ ایک شخص (غلام)

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ

ہے جسمیں کئی جھگڑالو ساجھی ہیں اور ایک غلام کسی پورا ایک شخص کا ہے ۱۲ کیا ان دونوں کی حالت یکساں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

ہو سکتی ہے (ہرگز نہیں) الحمد للہ مگر انمیں کے اکثر اتنا بھی نہیں جانتے (اے رسول) بیشک تم بھی مرنیوالے

مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۱۰

ہو اور یہ لوگ بھی یقیناً مرنیوالے ہیں پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں باہم جھگڑو گے۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) یا قیامت یا صراط کا ذکر ہوتا تو رونے لگتے تھے اور جب خدا کے سامنے حاضر ہونے کا ذکر آتا تو اس شدت سے روتے کہ سانس اُلٹ جاتی تھی اور بیہوش ہو جاتے تھے جب نماز کو کھڑے ہوتے تو کانپتے تھے اور جب بہشت دوزخ کا ذکر ہوتا تو مارگزیدہ کی طرح بیقرار ہو جاتے تھے (حاشیہ صفحہ گذشتہ) منہ

وقف لازم

قرآن کا آسمانی ہونا

انسان کو اسقدر عزیز ہوتا ہے کہ وہ تمام اعضا کو منہ کی سپر بناتا ہے اور جب منہ کو کوئی سپر بنائے تو سمجھو کہ انتہا کا عذاب ہے دوزخی کے تمام ہاتھ پاؤں تو ہوں گے جکڑے پھر وہ کمبخت منہ کو نہ سپر بنائے تو کیا کرے۔ ۱۲

۱۲ یہ موحد اور مشرک کی مثال ہے کہ موحد تو ایک خدا کا بندہ ہے اور مشرک چند خداؤں کا۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

مشرک و موحد کی مثال